ستفترق امتی ثلاث وسبعون ملة (مشکواة)

تہتر فرقے

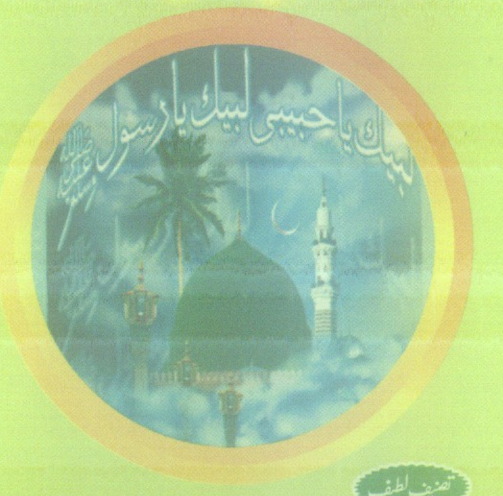

تصنیف لطیف

مفسرِ اعظم پاکستان شیخ الحدیث والقرآن

حضرت علامہ دامت برکاتہم العالیہ

مولانا محمد فیض احمد اویسی رضوی

ناشر

سیرانی کتب خانہ

محکم الدین سیرانی روڈ ماڈل ٹاؤن "بی" نزد سیرانی مسجد بہاولپور

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

تہتر فرقے

مصنف

فیض ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین
حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ، العالی

ناشر

سیرانی کتب خانہ، محکم الدین سیرانی روڈ بہاولپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تہتر فرقے

نام کتاب: تہتر فرقے

مصنف: حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی، مدظلہ، العالی

کمپوزنگ: ڈاکٹر محمد اظہر عامر اویسی

ترتیب: محمد امین فضلوی چشتی

صفحات: 63

اشاعت سوم: 2010ء

ہدیہ: -/35 روپے

ناشر

سیرانی کتب خانہ محکم الدین سیرانی روڈ بہاولپور

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
۱	دور سابقہ کے فرقے اور ان کا اجمالی تعارف	5
۲	سیدنا علی المرتضیٰ کے دور میں خوارج کا ظہور	7
۳	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت	12
۴	خوارج کے عقائد ومسائل	19
۵	حکایت	21
۶	خوارج کا انجام بد	24
۷	خوارج اور ان کے ہمنواؤں کی عملی علامت	26
۸	خوارج اور ان کے ہمنواؤں کی جسمانی علامت	28
۹	محمد بن عبدالوہاب خوارج کے نقش قدم پر	33
۱۰	وہابیوں کی علامات	34
۱۱	تعارف محمد ابن عبدالوہاب	42
۱۲	علمائے دیوبند اور محمد بن عبدالوہاب نجدی	48
۱۳	ان کے علاوہ	50
۱۴	نجدی تحریک کے ثمرات، پہلا ثمرہ	51
۱۵	کتب درود شریف کا تلف کیا جانا، دوسرہ ثمرہ	53
۱۶	گستاخی اور بے ادبی، تیسرا ثمرہ	55
۱۷	اسلامی سلطنتوں کی مخالفت اور ان کی تباہی وبربادی	55
۱۸	جزیرۃ العرب پر نصاریٰ کا قبضہ واقتدار	57
۱۹	نصاریٰ کی ابدی غلامی	59
۲۰	ابنِ سعود اور انگریزوں کا معاہدہ	60
۲۱	آخری گزارش	62

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی رسولہ الکریم

عوام بلکہ بہت سے پڑھے لکھے سمجھتے ہیں کہ یہ مذہبی اختلافات سی صدی یا اس سے قبل چند سالوں کی پیداوار ہیں یہ ان کی غلط فہمی ہے نبی پاک ﷺ نے صدیوں پہلے خبر دی۔

ستفترق امتی ثلاث و سبعون ملة

میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، یہ فرمان عالیشان ایک معجزہ ہے جسے علمِ غیب سے تعلق ہے اور وہ معجزہ نبی پاک ﷺ کے وصال کے بعد ظہور پذیر ہوا اور ہر زمانے میں اس کی تصدیق ہوتی رہے گی۔ فقیر نے اس رسالہ میں انہی تہتر فرقوں کی نشاندہی کی ہے۔ حضور سرور عالم ﷺ نے ساتھ ہی فرمایا کہ بہتر (۷۲) جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں۔ بہتر فرقے اصولی طور پر ہوئے، آگے چل کر ان کی شاخیں پھیلیں اور آخر میں دجال سے ملیں گی۔ ایک فرقہ جسے جنت کی نوید سنائی گئی وہ اہلسنت و جماعت ہیں جس کے متعلق فقیر نے تفصیل سے لکھا ہے۔ "اسلام کا ترجمان سنی مسلمان"

حضور سرور عالم ﷺ کے صحیح حدیث کے مطابق تہتر فرقوں کا وجود عالم دنیا میں ہونا ضروری ہے اور یہ تفرقہ بعد وصال حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے پڑا اور وہ منافق جو کہ ظاہر میں خوف جہاد اور قتل سے ایمان لائے تھے۔ بعد وصال کھل کر اور گروہ کے گروہ الگ الگ ہو کر مشورہ کرنے لگے اور طریقہ رسول اللہ ﷺ سے

منحرف ہو کر دین کے مسائل حل کرنے میں عقلیں دوڑانے لگے جیسے عبداللہ بن سبا وغیرہ لیکن اصحابِ کرام نے جو خلیفہ ہوئے تھے ان کی ایک نہ چلنے دی اور دین کی خوب قوت رہی اور مذاہب اربعہ اہلسنت نے بھی خوب کوشش کی اور قیامت تک ان کی گو شمالی کو موجود رہے اور موجود رہیں گے۔ (ان شاء اللہ)

دور سابقہ کے فرقے اور ان کا

اجمالی تعارف

ا......قدریہ:

اس کے متعلق صحاح ستہ میں رسول اللہ ﷺ کی نشاندہی کی تصریح ملتی ہے جب ان کا ظہور ہوا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ان کی خوب تردید فرمائیں یہاں تک کہ ان کے ساتھ علیک سلیک ختم اور ان کے سلام کا جواب تک نہ دیتے تھے جیسے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ مسلم شریف میں ہے۔

۲......خارجیہ:

اس گروہ کے متعلق بھی حضور سرور عالم ﷺ نے پہلے خبر دی تھی بلکہ بہت سخت الفاظ سے انہیں یاد فرمایا" کما قال الخوارج کلاب النار " یعنی خارجی جہنم کے کتے ہیں۔ یہ فرقہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ظاہر اور حضرت شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ خوب نبرد آزما رہا اور دین و اسلام کے عشق و محبت میں ایسے سرشار کہ وہ صرف اپنے آپ کو دین کا ٹھیکیدار سمجھتے تھے۔ اور دوسروں کو گمراہ کہتے تھے یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے والا

انہی کا ایک فرد تھا جو قرآن کا قاری اور بہت بڑا عابد و زاہد تھا۔ تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ ''تبلیغی جماعت کے کارنامے'' اس فرقہ کے مختلف گروپوں کا نقشہ یہ ہے۔

خارجیت معتزلہ ابن تیمیہ

نجدیت یا وھابیت و مرزائیت

1۔ مودودی (جماعت اسلامی)	2۔ خاکساری
3۔ جمیعت العلماء ہند	4۔ غلام خانی
5۔ احرار پارٹی	6۔ نیچیری
7۔ تبلیغی جماعت	8۔ مجلس تحفظ ختم نبوت
9۔ پرویزی	10۔ تنظیم اہلسنت
11۔ چکڑالوی	12۔ دیوبندی وہابی
13۔ پنج پیری ملا کاھڑ	14۔ غیر مقلد وہابی
15۔ ندوی	16۔ اتحاد العلماء
17۔ انجمن سپاہ صحابہ	18۔ لشکر طیبہ

19۔ جیش محمد وغیرہ وغیرہ

وہابیہ:

یہ فرقہ خارجیہ فرقہ کی شاخ ہے جس کے اصول وضوابط خوارج کے تھے اس فرقہ نے ابن تیمیہ کی تعلیم و تربیت کو اپنایا محمد بن عبدالوہاب نجدی نے ابن تیمیہ کی تعلیم و تربیت کو خوب پروان چڑھایا۔

ہمارے ملک میں مولوی اسماعیل دہلوی نے اس کی ترجمانی اور اشاعت میں خوب کام کیا۔ یہ فرقہ ہمارے دور سے ۱۴۰۲ھ میں دیوبندیت کے رنگ میں مختلف ٹولیوں میں منقسم ہو کر اسلام کا نام لے کر اسلام کے خلاف ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔ تفصیل فقیر نے ''ابلیس تا دیوبند'' نامی کتاب میں لکھ دی ہے۔

خوارج و روافض:

روافض کے خود اپنے بے شمار فرقے ہیں ان کی تفصیل فقیر نے ''فرقے ہی فرقے'' تصنیف میں لکھی ہے یہاں صرف خوارج کے بارے میں عرض کرنا ہے اس لئے کہ حضور سرور عالم ﷺ نے اس فرقہ کی خصوصیت سے مذمت فرمائی ہے۔ اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ یہ فتنہ ہر دور میں نام بدل کر ابھرتا رہے گا۔ جس کی تفصیل آئے گی۔ خوارج کا تعارف ملاحظہ ہو۔

سیدنا علی المرتضیٰ کے دور میں خوارج کا ظہور:

جب جنگ صفین جاری تھی تو امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محسوس کیا کہ ان کی فوج کمزور پڑ رہی ہے۔ اس پر انہوں نے عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشورہ کیا کہ ایسے حالات میں کیا کرنا چاہیے انہوں نے مشورہ دیا کہ قرآن پاک کو نیزوں پر اٹھا دیں، جنگ کا رخ بدل جائے گا، جب سوچے سمجھے منصوبے کے مطابق ایسا کیا گیا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً شامی فوج کی چال پا گئے اور اپنی فوج کو حکم دیا کہ جنگ جاری رکھی جائے مگر حضرت علی کی فوج کا ایک گروہ اس بات پر تل گیا کہ جنگ نہیں ہوگی کیونکہ قرآن پاک درمیان میں ہے اور مجبور ہو کر حضرت علی رضی

اللہ تعالیٰ عنہ نے ثالث مقرر کرنا منظور کرلیا اور جنگ بندی کرنے کا حکم دے دیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ثالث مقرر کرنے کی تجویز کی مخالفت کررہے تھے اور جنگ جاری رکھنا چاہتے تھے تو اس وقت ایک گروہ اس ضد پر قائم تھا کہ جنگ بند ہونی چاہیے آخر جب حضرت علی نے ان تمام باتوں کو مان لیا تو پھر ثالث مقرر کرنے کا مسئلہ سامنے آیا تو آپ نے اس وقت بھی اپنے خیال کے مطابق بہتر نام پیش کرنے کی کوشش کی مگر لوگوں کی ضد کے باعث ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تقرر عمل میں آیا۔ اب بات حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بس سے باہر تھی۔ کیونکہ دونوں فریقوں کے درمیان عہدنامہ ہو چکا تھا اور دونوں کے لئے پابندی لازمی تھی۔ اتنے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں میں سے ایک گروہ نے نعرہ بلند کیا کہ ثالث مقرر کرنا کفر ہے اور خداوند تعالیٰ کی ذات کے علاوہ کسی کو ثالث نہیں بنایا جاسکتا۔ یہی گروہ تھا جسے ہم خوارج کہتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگر ان کی بات مان لیتے تو بدعہدی ہوتی تھی کیونکہ اس سے قبل دونوں فریق عہدنامے کر چکے تھے۔ ان حالات میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان لوگوں کو سمجھانے اور راہ راست پر لانے کی کوشش کی اور یہ بھی واضح کیا کہ جب میں ان تمام باتوں کی مخالفت کررہا تھا اور جنگ جاری رکھنے کا حکم دیا تھا تو اس وقت کسی نے میری بات نہ مانی۔ اب عہدنامہ ہو چکا ہے اس لئے میں اپنے قول سے نہیں پھر سکتا۔

خوارج نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دھمکی دی کہ ''اگر آپ ثالثوں کو تسلیم کریں گے تو ایسی صورت میں ہم آپ کے خلاف لڑیں گے'' حضرت علی رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے ان تمام باتوں کا سختی سے جواب دیا اور بات کچھ عرصے کے لئے دب گئی لیکن خارجی فرقے کی بنیاد پڑ چکی تھی۔ ثالثوں کے فیصلے کے بعد خوارج نے اپنی مخالفت کو تیز کر دیا اور عبداللہ بن وہب رابعی کو اپنا لیڈر چن لیا اور اس کے ہاتھ پر بیعت کرنی شروع کر دی۔

خوارج کے عقائد:

اس فرقے نے اپنے عقائد کی وضاحت کر دی۔

(۱)......انہوں نے واضح کیا کہ ثالث مقرر کرنا سراسر غلط ہے۔ ان کا خیال تھا کہ یہ معاملہ ثالثوں کے ہاتھ میں دینے کے بجائے تلوار کے ذریعے طے ہونا چاہئے تھا۔

(۲)......وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلاف کا حقدار خیال کرتے تھے۔ اس طرح یہ بات صاف ہوگئی کہ وہ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حامی نہ تھے۔

(۳)......ان کا مذہبی عقیدہ بن گیا کہ دین کے معاملات میں حکم تسلیم کرنا ہی غلط ہے اس لئے جو حکم مقرر کرے وہ بھی کافر اور جو حکم کے فیصلے کو مانے وہ بھی کافر، ان تمام لوگوں کے خلاف لڑنا دراصل جہاد ہے اور خدا جہاد کرنے والے سے خوش ہوتا ہے۔

(۴)......اس جماعت میں سرکش قسم کے عرب شامل تھے جن کا کام لڑنا جھگڑنا تھا۔ وہ نہ کبھی امن سے رہتے تھے اور نہ ہی انہیں پرامن زندگی پسند تھی۔ اس کے علاوہ عبداللہ بن سبا کے فرقے کے لوگ بھی اس جماعت میں آ کر شامل ہو گئے تھے۔ خوارج نے پروپیگنڈا شروع کر دیا۔ بصرہ، کوفہ، مدائن اور عراق میں اس جماعت نے اپنے آدمیوں کا جال بچھا دیا۔ ادھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بار بار خوارج کو اتحاد کی

دعوت دے رہے تھے مگر وہ کب ماننے والے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یوں بھی خوارج کے خلاف کوئی قدم اٹھانا نہیں چاہتے تھے۔ کیونکہ انہیں امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طاقت ختم کرنے کی غرض سے اپنی توجہ اور طاقت کو ادھر لگانا تھا۔ لیکن خوارج نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اتنا پریشان کیا کہ حالات قابو سے باہر ہو گئے۔

خوارج کی سرگرمیاں:

خوارج بڑی تیزی سے اپنی تحریک کو پھیلا رہے تھے۔ مدائن کے گورنر کو جب خبر ہوئی تو اس نے ان کے خلاف کاروائی کی۔ لیکن خلیفہ کا کوئی حکم نہ تھا۔ اس لئے گورنر مدائن نے خلیفہ سے لکھ کر ان کے بارے میں پوچھا اور اتنے عرصے میں ان کے لئے راستہ چھوڑ دیا تاکہ وہ جدھر چاہیں چلے جائیں۔ تمام علاقوں سے خوارج نہروان میں آکر اکٹھے ہو گئے اور انہوں نے مسلمانوں کا قتل عام شروع کر دیا۔ وہ سڑکوں پر چلتے ہوئے لوگوں کو پکڑ لیتے۔ ان سے دریافت کرتے کہ حکموں کے بارے میں کیا خیال ہے، اگر وہ اسی عقیدے یا خیال کا اظہار کرتے تو قتل کر دیتے۔ اب خوارج اتنے بے باک ہو گئے تھے کہ کسی سے نہ ڈرتے اور ان کے ہاتھوں کسی کی جان محفوظ نہ تھی۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شکایت کی کہ ان کا کچھ انتظام کریں کیونکہ لوگ ان کے ظلم وستم سے تنگ آچکے تھے۔ لوگوں نے مشورہ دیا کہ اگر ان کے خلاف کاروائی نہ کی گئی تو یہ زیادہ دلیر ہو جائیں گے اور حکومت کے لئے ان پر قابو پانا مشکل ہو جائے گا۔

جنگ نہروان اور خوارج:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف فوجی کاروائی کرنے کی تیاری کر رہے تھے مگر انہیں اپنا پروگرام ملتوی کر کے خوارج کے خلاف جنگ کرنا پڑی۔ اتنے میں امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی حالت درست کرنے کا موقع مل گیا۔ جنگ کرنے سے قبل حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بار پھر نصیحت کی کہ وہ اپنے غلط راستے کو چھوڑ دیں لوگوں پر ظلم نہ کریں لیکن وہ کسی طرح نہ مانے اور صلح اور امن کی ہر کوشش ناکام رہی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوایوب انصاری کو حکم دیا کہ وہ امان کا جھنڈا لے کر میدان میں کھڑے ہو جائیں اور یہ اعلان کیا کہ خوارج میں سے جو شخص بھی اس جھنڈے کے نیچے آ جائے گا اسے امان ہے۔ چنانچہ اکثر لوگ اس جھنڈے کے نیچے آ گئے اور بہت سے لوگ اپنے گھروں کو واپس چلے گئے اور خارجیوں کی فوج میں صرف چار ہزار آدمی رہ گئے۔ آخر کار اعلان جنگ کر دیا گیا۔ خوارج کے لیڈر عبداللہ بن وہب راسبی اپنے آدمیوں کو لے کر میدان میں آ گیا۔ میدان میں آتے ہی خوارج نے زور سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فوج پر حملہ کیا اور خوارج اتنی بہادری سے لڑے کہ گمان ہوتا تھا کہ خوارج کامیاب ہو جائیں گے اور علوی فوج ناکام رہے گی لیکن آخر میں خوارج کو شکست ہو گئی اور خوارج کی بہت بڑی تعداد جنگ میں کام آئی اور اس طرح ان کی قوم کا کسی حد تک خاتمہ ہو گیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت:

خوارج کے خاتمے کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شام کا رخ کیا اور امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کی مگر ان کی فوج نے ان کا ساتھ نہ دیا اور آگے بڑھنے سے انکار کر دیا۔ یہ صورت حال دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی کوفے واپس لوٹ آئے اتنے میں حالات بدل گئے اور مصر کے علاقے پر امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبضہ کر لیا۔

مصر پر قبضہ کے حالات:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قیس بن سعد انصاری کو مصر کا عامل مقرر کیا تھا۔ قیس نے اہل مصر سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلاف کی بیعت لی تھی اور ملک میں امن قائم کیا تھا جنگ صفین کے موقع پر امیر معاویہ نے قیس کو اپنا حلیف بنانا چاہا تھا مگر وہ نہ مانے۔ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ چال چلی کہ افواہ اڑا دی کہ قیس میرے طرف دار ہو گئے ہیں۔ اس افواہ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور قیس میں باہمی غلط فہمیاں پیدا ہو گئیں اور قیس نے استعفیٰ دے دیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو والی مصر مقرر کیا مگر یہ جوان اور نا تجربہ کار تھے۔ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرو بن عاص کو چھ ہزار فوج دے کر مصر پر حملہ کرا دیا۔ محمد بن ابی بکر نے خوب مقابلہ کیا مگر شکست کھائی اور مصرف پر امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبضہ ہو گیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوارج کی شورشوں اور اپنے ساتھیوں کی

کمزوریوں کے باعث کوئی قدم نہ اٹھا سکے مصر کے علاقے پر قبضہ کر لینے کے بعد امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بصرے کے علاقے میں اپنا پروپیگنڈہ شروع کر دیا اور یہاں کے حالات خراب ہو گئے۔ لوگوں نے حکومت کے خلاف آوازیں بلند کرنا شروع کر دیں اب امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوصلے بلند ہو گئے اور وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاقوں پر حملے کرتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ علوی حکومت کی جڑی بالکل کھوکھلی ہو گئیں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقبوضات میں ابتری پھیل گئی۔ خلافت کا رعب لوگوں کے دلوں سے اٹھ گیا۔ اس کے بعد امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی توجہ حجاز کے علاقے کی جانب کی اور اپنے ایک فوجی دستے کو بھیج کر مدینے پر قبضہ کر لیا۔ اس کے کے بعد امیر معایہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سپر سالار بسر بن ابی ارطاۃ مکے کی جانب بڑھا اور وہاں بھی امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبضہ ہو گیا۔ امیر معاوہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لشکر پھر یمن کی جانب بڑھا۔ وہاں کا گورنر مقابلہ نہ کر سکا اور کوفے کی جانب روانہ ہو گیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب ان واقعات کی اطلاع پہنچی تو انہوں نے چار ہزار سپاہیوں کا دستہ روانہ کیا۔ جب بسر کو معلوم ہوا کہ اس کے خلاف حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فوج آرہی ہے تو وہ شام کی جانب چلا گیا۔ اتنے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا واقعہ پیش آیا۔

تین خارجیوں نے منصوبہ بنایا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کر دیا جائے۔ عبد الرحمن بن ملجم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے کا کام اپنے ذمے لیا۔ اپنے منصوبے کے مطابق تینوں نے ایک ہی وقت تینوں اصحاب پر حملے کیے۔ دوسرے دو

خارجی تو اپنے مشن میں کامیاب نہ ہو سکے لیکن عبدالرحمن بن ملجم نے اپنے کام کو پورا کر لیا۔ اس نے کوفہ کی مسجد میں جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھ رہے تھے اور سجدہ میں تھے ان پر تلوار سے وار کیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ زخمی ہو کر گر پڑے پھر اس نے دوسرا وار کیا اس کے بعد اس نے بھاگنے کی کوشش کی مگر لوگوں نے پکڑ لیا۔ بعد میں عبدالرحمن کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا آپ نے فرمایا ''اگر میں مر گیا تو اس کو قتل کر دینا اور اگر زندہ رہا تو پھر جو سزا مناسب خیال کروں گا خود ہی دوں گا'' جب لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ کے بعد حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لیں تو آپ نے جواب دیا ''نہ تو میں تمہیں اس کا حکم دیتا ہوں اور نہ ہی منع کرتا ہوں۔ تم جیسا سمجھو ویسا کرنا'' اور آخر کار آپ ۲۱ رمضان ۴۰ھ کو انتقال فرما گئے آپ نے کوئی چار سال نو مہینے خلافت کی اور سارا زمانہ شورشوں اور اندرونی بغاوتوں کو دبانے میں گزر گیا۔

خوارج اور سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

خوارج چونکہ سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے برسر پیکار رہے۔ لہٰذا سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کے متعلق چند باتیں عرض کر دوں اور یہ تمام روایات کنز العمال سے لی گئی ہیں۔

(۱)...... عن علی بن ابی ربیعه قال سمعت علیا رضی الله تعالیٰ عنه علی المنبر واتاه رجل فقال یا امیر المومنین مالی اراك تستحل الناس استحالة

الرجل ابله ابعهد من رسول الله ﷺ اوشيئاً رائية قال والله ما كذبت ولا كذبت ولا ضللت ولا ضل بى بل عهد من رسول الله ﷺ عهد الى وقد خاب من افترى عهدا الى النبى ﷺ ان اقاتل الناكثين والقاسطين والمارقين البزارع كذافى كنزالعمال"

ترجمہ...... روایت ہے علی ابن ربیعہ سے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور کہا اے امیر المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ آدمیوں کی خونریزی ایسی حلال سمجھ رہے ہیں جیسے کوئی اپنے اونٹوں کو ذبح کرتا ہے کیا کوئی وصیت آنحضرت ﷺ کی اس بارے میں آپ کو ہوئی ہے یا آپ اپنی رائے سے یہ کام کرتے ہو۔ فرمایا قسم ہے اللہ کی نہ میں نے جھوٹ کہا نہ مجھ کو جھوٹی خبر دی گئی اور نہ گمراہ ہوا نہ گمراہ کیا گیا اور بے نصیب ہے جو افترا کرے۔ نبی ﷺ نے مجھ کو وصیت کی کہ جو لوگ عہد شکنی کریں اور حق بات سے عدول کریں اور خروج کریں تو ان کے ساتھ جنگ کروں۔

(۲)...... عن الحسن قال لما قدم على البصرة فى امر نصحة و اصحابه قام عبدالله بن اكو اوابن عباد فقالا امير المومنين اخبرناعن مسيرك هذا اوصيته او صاك بها رسول الله ﷺ ام عهد عهده ام راى

رائیتہ الحدیث رواہ ابن راھو یہ وصحیح ی کنز العمال

ترجمہ......روایت ہے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوران کے اصحاب کے بارہ میں بصرہ میں تشریف لائے۔

تو عبداللہ بن کواور ابن عباد کھڑے ہوئے اور کہا کہ اے امیر المومنین خبر دیجئے کہ یہ آپ کا جانا کیسا ہے کیا آنحضرت ﷺ نے وصیت کی ہے یا اقرار لیا ہے یا صرف آپ کی رائے ہے۔

فائدہ:......مطلب یہ کہ اگر رائے ہوتو ہم اتباع نہ کریں گے۔ان لوگوں کورائے سے کچھ ایسا احتراز تھا کہ اس کو بالکل بیکار ہی کردیا تھا اسی وجہ سے بھانجے اور بھتیجوں کی لڑکیوں کے ساتھ نکاح جائز رکھتے تھے اس لئے قرآن شریف میں صرف لڑکیوں اور بھانجی بھتیجوں کی حرمت کا ذکر ہے ان کی اولاد کا ذکر نہیں۔ یہ بات عبدالکریم شہرستانی نے الملل والنحل میں لکھی ہے قرآن شریف پر عمل کرنے میں ان کواس قدر غلو تھا کہ جب تک نس قطعی سے کوئی بات ثابت نہ ہوکسی کی نہ مانیں یہاں تک کہ زانی کے رجم کے قائل نہ تھے اور نہ اس حد قذف کے قائل تھے جو محصن مرد کو کوئی گالی دے اس لئے کہ ان دونوں مسئلوں کا حکم صرف حدیث سے ثابت ہے۔

صراحۃً قرآن شریف میں مذکور نہیں کذافی الملل والنحل۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب دیکھا کہ بات بات پر قرآن سے دلیل طلب کرتے ہیں۔ بہ تنگ ہوکر ایک بار قرآن منگوایا اور کہنے لگے اے قرآن ان لوگوں سے توہی بات کر۔

(۳)...... عن عبداللہ بن عیاض بن عمر ولفارسی

قال جاء عبدالله بن شداد فدخل على عائشه رضى
الله تعالىٰ عنها و نحن عندها جلوس مرجعه من
العراق لياتى قتل على رضى الله تعالىٰ عنه فقالت له
يا عبدالله بن شداد هل انت صادق عما اسالك عنه
حدثنى عن هو لاء القوم الذين قتلهم على رضى الله
تعالىٰ عنه قال ان عليا لما كاتب معاوية وحكم
الحكمين عليه خرج عليه ثمانيه الاف من قراء الناس
فنزلوا ارضا يقال لها حرورا من اجانب الكوفة وانهم
عتبو عليه فقالو انسلغت من قميص البسك الله واسم
سماك الله به ثم نطلقت فحكمت فى دين الله ولا حكم
الا الله فلما بلغ عليا ماعتبو او فارقوه امر موذنا
فاذن لا يدخل على امير المومنين الا رجل قد حمل
القرآن فلما ان امتلات الدارمن قراء الناس دعا
بمصحف امام عظيم فوضعه بين يديه فجعل يصكه
بيده ويقول ايهاالمصحف حدث الناس فقالوا يا امير
المومنين انسئال عنه فانما هوا مدادفى ورق ونحن
تتكلم بما رونيا عنه فما تريد قال اصحابكم هولاء
الذين خرجوابينى وبينم كتاب الله الحديث حم
والعدنى ع ك كرص كذافى كنزل العمال"

ترجمہ...... روایت ہے عبداللہ بن عیاض سے کہ ایک بار عبداللہ بن شداد حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے پوچھا اے عبداللہ سچ بتاؤ کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن لوگوں کو قتل کیا ان کا حال کیا تھا۔ کہا جب علی اور معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے صلح نامہ لکھا اور دو شخصوں کو حکم قرار دیا آٹھ ہزار قاری قرآن علیحدہ ہو گئے اور حروار میں ایک مقام ہے کوفہ کے گرد و نواح میں جا ٹھہرے اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر الزام لگایا کہ جو قمیص اللہ نے تمہیں پہنائی تھی اس کو تم نے نکال دیا اور جو لقب کہ اللہ کی طرف سے تمہیں ملا تھا اس کو تم نے مٹا دیا اور اپنے ہاتھ سے آپ ہی معزول ہو گئے اور اللہ کے دین میں تم نے حکم بنایا حالانکہ حکم خاص اللہ کے لئے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر اعلان فرما دیا کہ جو شخص امیر المومنین کے پاس آئے۔ قرآن ساتھ لیتا آئے جب دار لحکومت قاریوں سے بھر گیا مصحف امام معظم نے منگوا کر روبرو رکھا اور اسے تھپتھپا کر کہنے لگے اے مصحف ان لوگوں سے بات کر انہوں نے کہا اے امیر المومنین ہم قرآن سے نہیں پوچھتے وہ تو سیاہی ہے کاغذوں میں، ہم اس میں کلام کرتے ہیں جو ہم سے بیان کیا گیا ہے آپ چاہتے کیا ہیں۔ فرمایا یہ لوگ تمہارے ساتھ والے جو علیحدہ ہو گئے ہیں ان کے اور میرے بیچ میں کتاب اللہ ہے۔

فائدہ:..... غور فرمائیے ان لوگوں نے دلائل پوچھ پوچھ کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کس قدر دق کیا ہوگا کہ یہ حرکت ان سے صادر ہوئی۔

خوارج کے عقائد و مسائل

تنزیہ جناب باری میں ان لوگوں کو اس بلا کا احتیاط تھا کہ سورہ یوسف کو قرآن شریف سے اس لحاظ سے خارج کر دیا کہ خدا تعالیٰ کی شان سے بعید ہے کہ عشق کا قصہ بیان کرے اور عمل میں ان کو اس قدر اہتمام تھا کہ مرتکب کبیرہ کو کافر اور مخلد فی النار اور صغیرہ پر اصرار کرنے والوں کو مشرک کہتے تھے صاحب ملل ونحل نے ان کا قول نقل کیا ہے کہ نماز کو ترک کرنے والا کافر ہے نہ اس وجہ سے کہ نماز کو ترک کیا بلکہ اس وجہ سے کہ حق تعالیٰ کو نہیں جانا کہ کیونکہ اگر جانتا اور اعتقاد رکھتا کہ حق تعالیٰ تمام احوال پر مطلع اور طاعت پر جزا اور معصیت پر سزا دینے والا تو اس گناہ پر جرات نہ کرتا اس جرات سے معلوم ہوا کہ اس نے جانا ہی نہیں اور اگر جانا ہے تو تکلیف کی کچھ پرواہ نہ کی۔ اس باب میں تارک صلوٰۃ اور ہر مرتکب کبیرہ کافر ہونے میں برابر ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ ابلیس صرف کبیرہ کے مرتکب ہونے سے کافر ہوا کہ باوجود حکم کے آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا ورنہ اس کی توحید میں کسی قسم کا شک نہیں اور یہ بھی اعتقاد ہے کہ اجنبی عورت کو دیکھ لینا یا چھوٹ جھوٹ کہنا صغیرہ ہے اور جب اس پر اصرار ہو تو شرک ہو جاتا ہے۔ خیال کرنے کی ہے کہ جن لوگوں نے یہ اصول مان لئے ہوں گے ان کے اعمال کا کیا حال ہوگا۔ جتنے ذریعے نجات کے آدمی خیال کر سکتا ہے وہاں سب منقطع ہیں۔ دوزخ ہر وقت پیش نظر ہے کہ جہاں امر الٰہی کے امتثال میں سستی ہوئی یا کوئی حرام فعل صادر ہو گیا قطعاً دوزخی بن گئے اب نہ کسی کی شفاعت سے کام چلتا ہے نہ خدا تعالیٰ کی رحمت

کی امید ہے کیونکہ کفار کا رحمتِ الٰہی سے مایوس ہونا نص قطعی سے ثابت ہے اس خیال شبانہ روز نے کے چہروں پر کیسا رنگِ خضوع جمایا ہوگا۔ اور اعضاء پر کیسی کیفیت انکساری طاری ہوگی۔ اسی وجہ سے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ان کی سی حالت کسی قوم کی میں نے نہیں دیکھی اور ظاہر بھی یہی ہے اس لئے صحابہ آنحضرت ﷺ کی شفاعت کے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کے قائل تھے اور جانتے تھے کہ صرف عمل سے کبھی نجات نہیں مل سکتی پھر ان حضرات پر ان کی سی مصیبت ہی کیوں آتی جو ویسی حالت بنتی۔ غرضیکہ توحید عبادت زہد تقویٰ وغیرہ وغیرہ امور جن کا حال بتفصیل معلوم ہوا ان لوگوں میں نہایت درجہ بڑھے ہوئے تھے۔ اگر یہ لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلہ میں نہ ہوتے تو بادی النظر میں اولیا اللہ سمجھے جاتے اور ان کے مخالف کو نہیں معلوم لوگ کیا سمجھتے۔ مگر الحمدللہ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی کاروائیوں اور احادیث صحیحہ کی تصریحات سے تمام اہل اسلام پر ان کی قلعی کھل گئی۔ اور بے دین اور دوزخی ہونا ان کا ثابت ہوگیا۔ اب دیکھنا چاہیے کہ وہ کونسی بات تھی جس نے باوجود ان اوصاف کمال کے ان پر بے دینی کا حکم صادر کر دیا اصل منشا اگر دیکھا جائے تو صرف بیبا کی اور بے ادبی ان کی پیش نظر ہو جائے گی۔ جس سے پہلی خرابی یہ ہوئی کہ بزرگان دین کی عظمت نہ ہونے کی وجہ سے طبیعت میں تقلید کی صلاحیت نہ رہی اور ہمسری کا دعویٰ کر کے خود مجتہد بن بیٹھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کا جب ان کے نزدیک کچھ اعتبار نہ تھا اور ہر بات میں ان سے دلیل طلب کرتے تھے تو اور کسی بزرگ کے قول کو وہ کب مانتے تھے۔ حالانکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول و فعل خود واجب القبول اور بجائے خود دلیل تھا۔ آخر یہی ترک تقلید جس کو انہوں نے تحقیق سمجھا تھا عین مادہ گمراہی

ہوا۔ دیکھ لیجئے جب مسئلہ حکم ان کے سمجھ میں نہ آیا اور اس میں تقلید بھی نہ کی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم پر شرک وکفر کا الزام لگا دیا نعوذ باللہ من ذٰلک اور خود کافر بن بیٹھے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا گستاخی اور بے ادبی ہوگی کہ کیسے کیسے جلیل القدر صحابہ کی انہوں نے تکفیر کی اور مخبر صادق کی بشارتوں کا کچھ خیال نہ کیا۔

حکایت:

زیاد بن امیہ نے عروہ ابن ادبیہ سے جو خارجی تھا پوچھا کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا کیا حال تھا کہا اچھے تھے، پھر عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حال دریافت کیا، کہا ابتداء میں چھ سال تک ان کو میں بہت دوست رکھتا تھا۔ پھر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حال پوچھا، کہا وہ بھی اوائل میں اچھے تھے جب حکم بنایا نعوذ باللہ کافر ہو گئے اس لئے ان سے بھی علیحدہ ہو گیا پھر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حال دریافت کیا کہ ان کو ایک سخت گالی دی پھر زیاد بن امیہ نے اپنا حال پوچھا کہا تمہارا اول زینت تھا اور آخر زندگی اور دونوں حالتوں کے بیچ میں تم اپنے رب کے نافرمان ہو۔ زیاد نے اس کی گردن مارنے کا حکم دیا اور اس کے غلام کو بلا کر کہا اس کا مختصر سا حال بیان کر۔ کہا جب میں اس کے پاس کھانا لے جاتا یا بچھونا کرنے کو جاتا غرض ہر حال میں یہی اعتقاد اور اجتہاد اس کا دیکھتا تھا لکھا ہے کہ طلحہ، زبیر، عائشہ، عبداللہ بن زبیر اور تمام اہل اسلام جو ان کے ساتھ تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سب کی تکفیر کیا کرتا اور سب کو مخلد فی النار کہتا تھا نعوذ بالله من ذٰلك

(ملل ونحل)

عقیدہ:

ان کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ جائز ہے کہ حق تعالیٰ ایک ایسا نبی بھیجے کہ بعد نبوت کے کافر ہو جائے یا قبل نبوت کے کافر رہا ہو۔

عقیدہ:

حق تعالیٰ عجم میں ایک نئی ملت صابیہ سے پیدا کرے گا اور اس پر ایک کتاب وقتِ واحد میں نازل ہوگی جو آسمان پر لکھی جا چکی ہے اور محمد مصطفےٰ ﷺ کی شریعت کو چھوڑ دے گا۔ ملل ونحل میں سوائے اس کے اور کئی اعتقاد ان کے نقل کئے ہیں بخوف تطویل اسی پر اکتفا کیا گیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ کسرِ شان نبوت بھی ان کو مقصود تھی۔

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے

" عن ابی یحیٰی قال سمع رجلا من الخوارج

روایت ہے ابی یحیٰی سے کہ ایک خارجی نے صبح کی نماز میں یہ آیت پڑھی:

ولقد اُوحِیَ الیك

یعنی آپ کی طرف اور اگلے نبیوں کی طرف یہ وحی کی گئی کہ اگر شرک کرو گے تم تو تمہارے عمل اکارت ہو جائیں گے اور بنو گے تم نقصان پانے والوں سے۔ پھر اس سورہ کو چھوڑ کر دوسری سورہ کی یہ آیت پڑھی:

فاصبر ان وعداللہ حق الآیۃ

یعنی صبر کرو یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے اور نہ ہلکا کریں وہ لوگ جو یقین نہیں کرتے۔

فائدہ:...... اس قسم کی آیتیں چن چن کے پڑھنے سے مقصود اس شخص کا یہی تھا کہ

عظمت آنحضرت ﷺ کی لوگوں کے دلوں سے کم ہو جائے کیونکہ اگر اس کو قرات ہی مقصود ہوتی تو مرتب آیتیں پڑھتا۔ راوی کو بھی حیرت ہوئی پھر وہ سمجھ گئے کہ یہ بات مسلمان سے ہو نہیں سکتی۔ بعد تحقیق کے پہلے تصریح اس امر کی کر دی کہ وہ شخص خارجی تھا پھر وہ قصہ بیان کیا۔ اگر اس شخص کی برائی بیان کرنا راوی کو مقصود نہ ہوتا تو اس قصہ کے بیان کی کوئی ضرورت نہ تھی اس لئے کہ قرآن ہر شخص نماز میں پڑھتا ہے۔ ان تمام احادیث وغیرہ سے اس قوم کا طریقہ اور طرز گفتار معلوم ہو گیا کہ جب اپنی سمجھ کے کوئی بات خلاف پائے اس پر اعتراض کر بیٹھے اور ادب کو پاس آنے نہ دیتے۔ توحید کی حفاظت اور شرک و بدعت کو مٹانے کو اپنا فرض منصبی ٹھہرایا تھا پھر اس ٹٹی کی آڑ میں ہزار مسلمانوں کی تکفیر کر دی جو آیتیں کفار کی شان میں نازل ہوئیں مسلمانوں کو ان کا مصداق بنایا جیسا کہ "ھم قوم خصمون" کو جو کفار قریش کی شان میں ہے صحابہ کے مقابل پڑھ دیا۔ آنحضرت ﷺ کی تنقیص شان کی آیتیں ڈھونڈا کرتے۔ خلاصہ یہ کہ گستاخیوں اور بے ادبیوں میں وہ لوگ ہر زمانہ کے بے ادبوں کے پیشوا اور مقتدا تھے۔ جس مسئلہ و مقام میں انہوں نے کچھ کلام کیا۔ ان کے پیرووں میں وہ مسئلہ معرکتہ الآرا بنا جیسا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ عنقریب معلوم ہو گا۔ پھر ان بے دینیوں پر ان کو وثوق تھا کہ اپنے مخالفوں کو کافر اور ان کے مال کو غنیمت سمجھتے تھے۔

(الملل والنحل)

ظاہراً اس بات پر وہ لوگ دلیل بھی رکھتے تھے کہ ان سا کوئی عابد و زاہد اس وقت تھا نہ صاف صاف کہنے والا دینی امور میں کسی کی رعایت نہیں خواہ ولی ہو یا صحابی یا نبی جہاں خلاف بات دیکھی فوراً کہہ دیا۔ ہر چند یہ دلیل ظاہراً قوی معلوم ہوتی ہے مگر

انجام کار کے معلوم ہونے سے ہمیں تو یقین ہو گیا کہ واقع میں وہ دلیل بالکل باطل اور دوزخ کا موجب۔

خوارج کا انجام بد:

دور خوارج میں ہی ان کا انجام بربادی ہوا چنانچہ مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

عن سعيد بن جمهان قال كانت الخوارج قد دعوني حتى كدت ان ادخل فيهم فرايت اخت ابى بلال فى المنام كا نهارات ابا بلال قالت فقلت يا اخى ماشانك قال فقال جعلنا بعد كم كلاب اهل النار.

روایت ہے سعید بن جمہان سے وہ کہتے ہیں کہ خوارج مجھے اپنی طرف بلاتے اور ترغیب دیتے تھے یہاں تک کہ قریب تھا کہ میں ان میں مل جاؤں، ایک رات ابی بلال کی بہن کو خواب میں دیکھا کہ وہ کہہ رہی ہیں کہ میں نے اپنے بھائی کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ تمہارا کیا حال ہے کہا کہ ہم لوگ تمہارے بعد دوزخ کے کتے بنائے گئے۔

(۲)...... کنز العمال میں ہے:

"عن ابى غالب قالت كنت فى مسجد دمشق فجائو بسبعين راسا من راس الحرورية فنصبت على درج المسجد فجاء ابو امامته فنظر اليهم فقال كلاب جهنم شر قتلى قتلو اتحت ظل السماء و من قتلو اخير قتلى تحت ظل السماء وبكى قال يا ابا غالب تقرء آل

عمران قلت نعم قال منهن ايات محكمات هن ام
الكتاب واخر متشابهات فا ما الذين فى قلوبهم زيغ
فيتبعون ما تشابه منه ابتغاء انقته و ابتغاء تا ويله
وما يعلم تا ويله الا الله وقال تعالىٰ يوم تبيض وجه
وتسود وجوه فاماالذين اسودت وجوههم اكفرتم بعد
ايمانكم فذوقوالعذاب بما كنتم تكفرون قلت يا
اباامامته انى رايتك تهريق عبرتك قال نعم رحمة لهم
انهم كانو امن اهل الاسلام قال افترقت بنو اسرائيل
على واحدة وسبعين فرقته و تزيد هذه الامته فرقته
واحده كلها فى النار الاالسواد الاعظم عليهم ما
حملوو عليكم ما حملتم وان تطيعوه تهتد والسمع
والطاعته خير من الفرقته والمعصيته فقاله رجل يا
ابا امامته امن رايك تقول هذا ام شى سمعته من
رسول الله ﷺ قال انى اذالجرئ بل سمعته من
رسول الله ﷺ غير مرة ولا مرتين ولا ثلثته حتى
ذكر سبعاش وابن جرير"

ترجمہ...... روایت ہے ابو غالب سے کہ خارجیوں کے ستر سر دمشق
میں مسجد کی سیڑھیوں پر نصب کیے گئے ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
ان کی طرف دیکھ کر کہا کہ جہنم کے کتے ہیں اور بدتر ہیں تمام روئے

زمین کے مقتولوں سے، ان کے قاتلوں سے جو شہید ہوئے وہ تمام روئے زمین کے مقتولوں سے بہتر ہیں۔ پھر یہ آیتیں پڑھیں اور کہا کہ جتنے فرقہ سواد اعظم کے سوا ہیں سب دوزخی ہیں۔ کسی نے کہا اے ابو امامہ یہ باتیں آپ اپنی رائے سے کہتے ہیں یا حضور ﷺ سے سنی ہیں۔ کہا اگر میں اپنی رائے سے ایسی باتیں کہوں تو مجھ میں بڑی جرات ہوگئی بلکہ میں نے رسول اللہ سے ایک بار نہیں سات بار سنا۔

خوارج اور ان کے ہمنواؤں کی عملی علامت:

حضرت ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بخاری و مسلم و مشکوۃ باب المعجزات میں مروی ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ غزوہ حنین کا مال غنیمت تقسیم فرمارہے تھے کہ آپ کی خدمت میں قبیلہ بنو تمیم کا ایک شخص جس کا نام ذوالخویصرہ تھا حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ عدل وانصاف سے کام لیجئے۔ تو حضور رسالت مآب ﷺ نے اس گستاخ کو ان الفاظوں میں جواب فرمایا:

"فقال ویلك فمن یعدل اذالم اعدل قد خبت و خسرت ان لم اکن اعدل فقال عمرائزن لی اضرب عنقهٗ فقال دعهٗ فان له اصحابا یحقر احد کم صلوٰتهٗ مع صلوتهم و صیامهٗ مع صیامهم یقرئون القرآن لا یجاوز ترقیهم یمرقون من الدین کما یمرق السهم من الرمیة"

(بخاری و مسلم و مشکوۃ)

ترجمہ..... حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا۔ افسوس ہے تجھ پر میں

انصاف نہ کروں گا تو کون کرے گا۔ بے شک تو نا امید اور ٹوٹے میں رہا۔ اگر میں انصاف نہ کروں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس کو اس حال پر چھوڑ دے۔ اس لئے کہ اس شخص کے کچھ لوگ تابعدار ہوں گے اور تم ان کی نمازوں سے اپنی نمازوں کو ان کے روزوں سے اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے۔ اور وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق کے نیچے نہ جائے گا۔ اور یہ دین سے اس طرح نکلے ہوں گے جس طرح تیر شکاری کے ہاتھ سے چھوٹ کر شکار میں سے گزر جاتا ہے۔

فائدہ:...... حدیث شریف میں حضور اکرم ﷺ نے جو فرقہ آئندہ پیدا ہونے والا تھا اس کے متعلق پہلے ہی یہ فرما دیا ہے کہ ذوالخویصرہ کے تابعدار وہ لوگ ہوں گے جو کہ صوم وصلوٰۃ کے بڑے پابند ہوں گے۔ اور قرآن بہت پڑھیں گے۔ لیکن باوجود ان تمام نیک اعمال کے، حالت یہ ہوگی کہ وہ اسلام سے اس طرح خارج ہوں گے جیسے شکاری کے ہاتھ سے تیر نکل جاتا ہے۔ چنانچہ رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد پر غور فرمائیں اور مخالفین کی حالت ملاحظہ فرمایئے۔ جن لوگوں کی ظاہری حالت یہ ہے کہ وہ صوم وصلوٰۃ اور قرآن کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں۔ اور وہ بڑی مغروری کے ساتھ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نیک اعمال کی ہی وجہ سے پار ہوں گے۔ ہمیں کسی نبی وولی کے سہارے اور وسیلے کی ضرورت نہیں۔ اور یہ نجدی اصل میں خارجی فرقہ کی ایک شاخ ہے۔ اور ان لوگوں کی ذوالخویصرہ کی تابعداری کی یہ بھی دلیل ہے کہ جب

بھی کسی دیوبندی ووہابی کو دیکھو گے۔ تو وہ جتنے اعتراضات وتنقیدیں کریں گے صرف حضور آقائے دوجہاں ﷺ پر ہی کریں گے۔ یا اولیاء کرام اور اسلاف صالحین رحمتہ اللہ تعالیٰ ہوں گے۔

خوارج اور ان کے ہمنواؤں کی جسمانی علامت:

حضورت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشکوٰۃ شریف کتاب القصاص باب قتل اہل الردہ میں یوں روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے نجدیوں کی علامت تک بیان فرمادی ہیں۔

"ثم قال یخرج فی اخر الزمان قوم کان ھذا منھم یقرئو القرآن لا یجاوز ترقیھم یمرقون من الاسلام کما یمرق السھم من الرمیة سیماھم التحلیق لا یزالون یخرجون حتیٰ یخرج آخرھم مع المسیح الدجال فاذالقیتموھم شر الخلق والخلیقة"

(مشکوٰۃ شریف ص ۳۰۹،۲)

ترجمہ...... پھر آپ نے فرمایا: آخری زمانہ میں ایک قوم پیدا ہو گی گویا کہ یہ شخص اس قوم میں سے ہے۔ وہ قرآن پڑھے گی لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہ جائے گا۔ وہ اسلام سے اس طرح نکل جائے گی جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے ان کی علامت سر منڈانا ہو گی۔ یہ قوم ہمیشہ نکلتی رہے گی۔ یہاں تک کہ ان کا آخری شخص مسیح الدجال کے ساتھ خروج کرے گا۔ اگر تم ان کو ملو تو جان لو کہ وہ تمام خلقت سے بدتر ہیں۔

فائدہ:......اس حدیث شریف میں بھی غور فرمایئے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایسی قوم کے پیدا ہونے کے متعلق ان کی ظاہری حالت اور علامت بھی بیان فرمادی ہے۔ یعنی ذوالخویصرہ کی نسل سے جو لوگ پیدا ہوں گے وہ قرآن بھی بہت پڑھیں گے اور سر بھی منڈائیں گے۔اور یہ قوم ہمیشہ نکلتی رہے گی۔

انتباہ:

فرمان مصطفوی ﷺ پر توجہ فرمایئے کہ وہ نمازوں اور روزوں پر عمل پیرا ہیں۔ اور قرآن کو ماننے کے دعویدار ہیں۔اور سر منڈانے میں کمال غلو لیکن حالت یہ کہ وہ خلقت کے بدترین ہیں۔یہ اسی لئے کہ وہ نیک اعمال پر غرور و گھمنڈ کرتے ہیں۔اور رسالت مآب ﷺ وانبیاء کرام علیہم السلام کی بے ادبی و گستاخی کرنا عین ایمان سمجھتے ہیں۔اسی لئے حضور پاک ﷺ نے دجال کے فتنہ کے ساتھ ہی نجدی گروہ کے فتنہ کو خطرناک فرقہ قرار دیا ہے۔حدیث شریف میں بھی آتا ہے کہ جس خارج نے آپ کی شان اقدس میں یہ گستاخی کی تھی اس کا حلیہ یہ تھا۔

رجل كث اللحية مشرف الوجنتين غائر العينين

الجبين محلوق الراس مشمر الازار

(هكذا مسلم شریف و مشکوٰۃ)

ترجمہ......کہ اس شخص کی داڑھی گھنی تھی،اونچے اونچے رخسار گھسی ہوئی آنکھیں،ابھری ہوئی پیشانی،منڈا ہوا سر،اور اونچا تہبند۔

یہ نجدیوں کا صحیح نقشہ ہے۔جو آئینہ کی طرح صاف نظر آرہا ہے۔یہ جتنی بھی باتیں علامات نجد یہ حدیث سے ثابت ہیں میرے خیال میں کوئی نجدی اس سے خالی نہیں

ہے یہ علیحدہ بات ہے کہ اپنی حقیقت چھپانے کے لئے یہ خود حلیہ تبدیل کر لیں۔ آج کے نجدیوں کو دیکھ کر یہ شبہ نہ کیا جائے کہ وہ سب کے سب سر نہیں منڈاتے حالاں کہ حدیث میں یہ علامت بتائی گئی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ عبدالوہاب نجدی جب اپنے گروہ میں کسی کو داخل کرتا تھا۔ تو اسے سر منڈائے بغیر اپنے باطل گروہ میں شامل نہیں کرتا تھا۔ یہی خاص علامت حدیث میں ہے۔

(۲)...... عن ابی جعفر الفراء مولیٰ علی رضی الله تعالیٰ عنه قال شهدت مع علی رضی الله تعالیٰ عنه النهر فلما فرغ من قتلهم قال اطلبو المجذح فطلبوه فوجدوه فی وهدة رجل اسود منتن الريح فی موضع يده كهيئة الثدی عليه شعرات فلما نظر اليه قال صدق الله و رسوله فسمع احدانبيه اما الحسين يقول الحمدلله الذی اراها امته محمد ﷺ من هذا الاصابة فقال علی رضی الله عنه لو لم يبقی من امة محمد ﷺ الا ثلثة لكان احدهم علی راے هولاء انهم لفی اسلاب الرجال وارحام النساء

(کنزل العمال)

ترجمہ:...... ابو جعفر فراء کہتے ہیں کہ میں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ نہر کی لڑائی میں شریک تھا جب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے قتل سے فارغ ہوئے فرمایا اس شخص کو ڈھونڈو جس کا ہاتھ ناقص ہے۔

چنانچہ اس شخص کی لاش ملی وہ شخص سیاہ فام تھا اور اس سے بدبو آتی تھی اور اس کے ہاتھ کی جگہ بشکل پستان ایک گوشت پارہ تھا جس پر چند بال تھے۔ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو دیکھ کر فرمایا سچ کہا خدائے تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر محمد ﷺ کی امت سے صرف تین ہی شخص رہ جائیں ان میں بھی ایک شخص اس فرقہ کی رائے اور طریقہ پر ہوگا۔ وہ لوگ ہنوز مردوں کی پیٹھ اور عورتوں کے رحم میں ہیں۔ روایت کیا اس کو طبرانی نے اوسط میں۔

عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ يخرج ناس من المشرق يقرئون القرآن لايجاوز تراقيهم كل ما قطع قرن نشاء قرن حتىٰ يكون آخر هم يخرج مع مسيح الدجال حم طب ك حل۔

ترجمہ...... روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کئی لوگ مشرق کی طرف سے نکلیں گے پڑھیں گے وہ قرآن مگر ان کے حلق کے نیچے سے نہ اترے گا جب ایک سینگہ کاٹا جائے گا تو دوسرا نکلے گا۔

فائدہ:...... جب ایک فرقہ کا سینگ کاٹا جائے گا تو دوسرا نکلے گا یعنی جب ایک فرقہ کا استیصال کیا جائے گا تو دوسرا ظاہر ہوگا یہاں تک کہ ان کا آخری گروہ دجال کے ساتھ شامل ہوگا۔

فائدہ:......اس حدیث شریف کی تصدیق ہم اپنے یہاں ہندو پاک میں پاتے ہیں کہ یہ گروہ نئے روپ میں ابھرتا ہے ایک عرصہ کے بعد مٹ جاتا ہے یا کمزور پڑ جاتا ہے۔ پھر دوسرا روپ دھار لیتا ہے۔ اسماعیل دہلوی کے دور میں وہابیوں کا رنگ اپنایا۔ جہاد کے نام پر پالیسی اختیار کی اس کے مرنے کے بعد یہ لوگ دو گروہ ہوئے۔

غیر مقلد وہابی اور دیوبندی وہابی۔ دیوبندی فرقہ نام بدلتا ہے، کبھی احرار کے نام پر ابھرتا ہے، پاکستان بننے کے بعد تحفظ ختم نبوت کا نعرہ لگاتا ہے تو تبلیغی جماعت کے نام سے کبھی تو پھر کبھی انجمن سپاہ صحابہ کے نام سے سامنے آتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ آئندہ بھی کسی نہ کسی نام سے مشہور ہو کر بالآخر دجال سے جا کر ملے گا جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث کی روشنی سے واضح ہوتا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حروریہ کا ذکر کر کے فرمایا کہ وہ لوگ اس قدر عبادت میں مصروف ہوں گے کہ تم لوگ اپنی نماز و روزے میں ان کے مقابل خود ہیچ و ناقدر سمجھو گے الخ۔

فوائد:

(۱)......حروریہ کا خصوصی ذکر اشارہ کرتا ہے کہ آپ اپنے امتی کے ہر فرد ہر حالت سے باخبر ہیں چنانچہ اسی نام سے خوارج اپنے زمانہ سے مشہور ہیں۔

(۲)......صحابہ کرام کا عقیدہ وہی ہے جو ہمیں نصیب ہے کہ غیبی خبر بتاتے وقت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اتنا پختہ یقین ہے کہ ذرہ برابر بھی اس میں شک کو گنجائش نہیں دیتے۔

(۳)......عبادت کا گھمنڈ اس فرقہ اوراس کے جملہ ہمنواؤں کو ہے۔

محمد بن عبدالوھاب خوارج کے نقش قدم پر:

خوارج کے متعلق تفصیل معلوم کرنے کے بعد یقین کیجئے کہ محمد بن عبدالوہاب نجدی خوارج کے نقش قدم پر چلا اور صدیوں پہلے حضور نبی پاک ﷺ نے خبر دی:

عن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله ﷺ اللهم بارك لنا فی شامنا و فی یمننا قال قالو اوفی نجدنا فقال قال اللهم بارك لنافی شامنا و فی یمننا قال قالو اوفی نجدنا قال قال هنالك الزلازل والفتن وبها یطلع قرن الشیطان۔

(رواہ بخاری)

ترجمہ...... روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ایک بار آنحضرت ﷺ نے دعا کی کہ الٰہی ہمارے شام اور یمن میں برکت دے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے عرض کی اور ہمارے نجد میں فرمایا الٰہی ہمارے شام اور یمن میں برکت دے صحابہ کرام نے عرض کی اور ہمارے نجد میں راوی کہتے ہیں فرمایا (رسول اللہ ﷺ) وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہاں شیطان کا سینگ نکلے گا۔

اس حدیث شریف سے بتصریح معلوم ہوا کہ نجد سے فتنے برپا ہوں گے اور یہ بھی معلوم

ہوا کہ وہ لوگ مشرق سے نکلیں گے اگرچہ مشرق عام ہے کہ ہندوپاکستان بھی مدینہ طیبہ کے مشرق میں واقع ہے مگر مدینہ طیبہ کے عام وخاص لوگ نجد ہی کو مشرق اور وہابیوں کو مشرقی کہا کرتے ہیں۔ جن کی اقامت ملک نجد میں ہے۔ معلوم ہوا کہ ان حدیثوں سے وہابیوں کا فتنہ مراد ہے پھر آنحضرت ﷺ نے ان کی چند علامتیں بیان فرمائیں منجملہ ان کی ایک یہ ہے کہ مشرق سے نکلیں گے جیسا کہ ابھی معلوم ہوا۔

وھابیوں کی علامات:

(۱)...... عن ابن مسعود قال قال رسول الله ﷺ يخرج فی آخر الزمان سفهاء الا خلام يقولون من قول خير البرية يقرئون القرآن لا يجاوز تراقيهم من يقنم فليقتلهم فان فيه اجر المن قتلهم الحكيم

(کنزالعمال)

ترجمہ...... روایت ہے ابن مسعود سے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نکلیں گے آخر زمانہ میں بے وقوف لوگ، بات نہایت اچھے لوگوں کی سی کہیں گے اور قرآن پڑھیں گے۔ مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا۔ جو شخص ان سے ملے چاہیے کہ ان کو قتل کر ڈالے کیونکہ ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا۔ جو شخص ان سے ملے چاہیے کہ ان کو قتل کر ڈالے کیونکہ ان کے قتل میں ثواب ہے۔

(۲)...... ظاہر ہے کہ ان کا دعوئی یہی ہے کہ شرک و بدعت کو مٹاتے ہیں لیکن ان کی ایک علامت یہ ہے کہ وہ لوگ مسلمانوں کو قتل کریں گے۔ چنانچہ حدیث شریف میں

ہے:

عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله ﷺ يخرج من امتی قوم يقرئون القرآن لا يجاوز حناجرهم يقتلون اهل الاسلام فاذاخرجوا فاقتلوهم فطوبى لمن قتلهم وطوبى لمن قتلوه كلما طلع منهم قرن قطعه الله عزوجل۔

(کنز العمال)

ترجمہ...... روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ نکلے گی۔ ایک قوم میری امت سے کہ قرآن پڑھیں گے مگران کے حلق نہ اترے گا۔ قتل کریں گے وہ اہل اسلام کو۔ خوشخبری ہے اس کو جس نے انہیں قتل کیا اور جس کو انہوں نے شہید کیا جب کوئی شاخ ان کی نکلے گی حق تعالیٰ اس کو قطع کردے گا۔

فائدہ:...... سب کو معلوم ہے کہ ہزار ہا مسلمانوں کو ان لوگوں نے قتل کر کے حرمین شریفین اور تمام ملک عرب پر تسلط کر لیا تھا۔

انتباہ:...... بیباکی کو ان کی دیکھئے حق تعالیٰ فرماتا ہے:

ومن يرد فيه بالحاد بظلم نذقه من عذاب اليم

یعنی جو شخص مسجد حرام میں شرارت سے کج روی کرنا چاہے چکھائیں گے ہم اس کو عذاب دردناک انتہیٰ۔

حافظ محی السنۃ بغوی تفسیر معالم التنزیل میں اس آیت کی تفسیر میں ابن عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنہما کا قول نقل کرتے ہیں:

ان تقتل فیه من لا یقتلك اوتظلم من لا یظلمك

یعنی الحاد بظلم یہ ہے کہ قتل کرے تو اس شخص کو جو تجھ کو نہ مارے یا ظلم کرے تو اس پر جو تجھ ظلم نہ کرے اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نقل کیا ہے:

لوان رجال هم بخطئية لم یكتب علیه مالم یعلمها ولو ان رجلا هم بقتل رجل بمكته وهو بعدن او ببلاد اخر ذاقه الله من عذاب الیم۔

ترجمہ...... اگر کوئی کوئی کہیں گناہ کا قصد کرے تو جب تک اس کا وقوع نہ ہوگا۔ گناہ لکھا نہ جائے گا بخلاف اس کے کہ جو شخص مکہ میں رہتا ہو۔ تو اس کے قتل کے قصد پر عذاب الیم چکھایا جائے گا۔

اگرچہ کہ قصد کرنے والا عدن میں ہو یا دوسرے شہر میں اور مدینہ طیبہ کی نسبت ارشاد ہے۔

عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت سمعت سعداً سمعت النبی ﷺ یقول لا یكید اهل المدینة احد الا انماع كما ینماع الملح فی لماء

(رواہ البخاری)

یعنی بخاری شریف میں روایت ہے سعد سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص مدینہ والوں کے ساتھ مکر وحیلہ کرے تو ایسا پگھلے گا جیسا نمک پانی میں پگھلتا ہے۔ ابن حجر فتح باری میں اس حدیث کے تحت میں مسلم کی روایت نقل کرتے ہیں:

قال رسول الله ﷺ لا یرید احد اهل المدینة بسوء الا اذا به الله فی النار ذوب الرصاص اوذوب الملح فی الماء

ترجمہ......یعنی فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص مدینہ والوں کو برائی پہنچانے کا ارادہ کرے گا۔ پگھلائے گا اس کو حق تعالیٰ دوزخ میں مثل سیسہ کے یا جیسے نمک پانی گھلتا ہے جب مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ میں قتل اور برائی کے ارادہ پر یہ سزائیں ہوں تو جنہوں نے وہاں قتل عام کیا اور وہ وہ اذیتیں پہنچائیں جس سے ہزار ہا لوگ جلاوطن ہو گئے ان کا کیا ٹھکانہ ہوگا۔

(۳)......علامات وہابیہ میں سے ایک علامت اس قوم کی یہ ہے کہ قرآن پڑھیں گے جیسا کہ کئی حدیثوں سے یہ بات معلوم ہو چکی۔ قرآن شریف پڑھنے کا اس قوم میں اس قدر اہتمام تھا کہ دلائل الخیرات کے صدہا نسخے جلا دیئے تا کہ اس کا وقت بھی تلاوت قرآن ہی میں صرف ہو جیسا کہ درر السنیہ میں مذکور ہے:

"عن ابی بردة قال قال رسول الله ﷺ يخرج فی آخر الزمان قوم کان هذا منهم يقرون من القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرميه ثم لا يرجعون اليه سيما هم التحليق لا يزالون يخرجون حتىٰ يخرج آخرهم مع المسيح الدجال فاذالقيتمو هم فاقتلوهم هم شر الخلق والخليقة ش حم ن طب ك كذافی كنزالعمال ۔"

ترجمہ:......روایت ہے ابی بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ آخر زمانہ میں ایک قوم نکلے گی وہ قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے نہ اترے گا اسلام سے وہ ایسے نکل جائیں

گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے پھر نہ پھریں گے اسلام کی طرف، علامت ان کی یہ ہے کہ سر منڈایا کریں گے یہ قوم ہمیشہ خروج کرتی رہے گی یہاں تک کہ آخر دجال کے ساتھ ہوں گے۔ جب کبھی تم ان سے ملو ان کو قتل کر ڈالو کیونکہ وہ کل آدمیوں اور جانوروں سے بدتر ہیں۔ روایت کی اس کو ابن شیبہ اور امام احمد نسائی طبرانی اور حاکم نے انتہی۔ اس میں شک نہیں کہ کوئی باطنی خرابی اس فرقہ میں ضروری ہے جس کی وجہ سے مخبر صادق ﷺ نے فرمایا کہ پھر وہ دین میں نہ آئیں گے۔

نکتہ:

ایک وجہ یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ حمایت توحید اور دفع شرک و بدعت کے غرور میں محبوبان بارگاہِ الٰہی کی نہ صرف توہین کرتے ہیں بلکہ مثل اصول دین کے تعلیم و تعلم میں اس کو داخل کرتے ہیں جس کی وجہ سے غیرتِ الٰہی انہیں تباہ کر دیتی ہے۔ واللہ اعلم۔

نجدی راندۂ درگاہ رسول ﷺ ہے:

درر السنیہ میں کتاب جلاء الظلام سے نقل کیا ہے کہ ظن غالب ہے کہ محمد ابن عبدالوہاب ذوالخویصرہ تمیمی کی اولاد سے ہوگا جس کی خبر آنحضرت ﷺ نے اس حدیث میں دی ہے:

عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی ﷺ قال ان من ضئضئی هذا اوفی عقب هذا قوماً یقرئون القرآن لا یجاوز حنا جرهم یمرقون من

الدین کما یمرق السهم من الرمیته یقتلون اهل الاسلام ویدعون اهل الاوثان لئن ادرکتهم لا قتلنهم قتل عاد۔

(رواہ البخاری)

ترجمہ:......روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، فرمایا نبی ﷺ نے کہ اس شخص کے خاندان یا نسل میں ایک قوم ہوگی کہ وہ قرآن پڑھیں گے مگر ان کے حلق سے نہ اترے گا دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے اگر میں ان کو پاتا تو قتل کرتا مثل قوم عاد۔ روایت کیا اس کو بخاری نے

فائدہ:......اس شخص کا نام ذوالخویصرہ تھا چنانچہ مسلم شریف میں ہے:

عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال بینا نحن عند رسول الله ﷺ وهو یقسم قسما اتاه ذو لاخویصره وهو رجل من بنی تمیم فقال یا رسول الله اعدل قال رسول الله ﷺ ویلك و من یعدل اذالم اعدل قد خبت و خسرت ان لم اعدل فقال عمر بن الخطاب یا رسول الله ائذن لی فیه اضرب عنقه قال رسول الله ﷺ دعه فان اصحابا یحقر احدکم صلوته مع صلوتهم وصیامه مع صیامهم یقرئون القرآن لا یجاوز تراقیهم یمرقون من

الاسلام کما یمرق السهم من الرمیه (الحدیث)

ترجمہ:.....روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ایک بار ہم لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ ﷺ کچھ مال تقسیم فرمارہے تھے کہ بنی تمیم کے قبیلہ والا ایک شخص آیا جس کا نام ذوالخویصرہ تھا اور کہا یا رسول اللہ عدل کیجئے۔ فرمایا حضرت نے خرابی ہو تیری اگر میں نہ عدل کروں تو پھر کون کرے گا۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ اگر اجازت ہو تو اس کی گردن ماروں۔ فرمایا جانے دو اس کے ساتھ والے ایسے لوگ ہوں گے کہ تم اپنی نماز و روزہ کو ان کی نماز و روزہ کے مقابلہ میں حقیر سمجھو گے وہ قرآن پڑھیں گے مگر حلق سے آگے نہ بڑھے گا اسلام سے وہ ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکلتا ہے۔ روایت کی اس کو مسلم نے اس حدیث شریف سے ثابت ہے کہ ذوالخویصرہ قبیلہ بنی تمیم سے تھا اور ابن عبدالوہاب بھی تمیمی ہے تعجب نہیں کہ اس کی نسل سے ہو اور اگر نہ بھی ہو تو ہم خاندان ہونے میں شک نہیں اور ایک علامت یہ ہے کہ سر کے بال منڈوایا کریں گے جیسا کہ کئی حدیثوں سے ابھی معلوم ہو چکا ہے:

عن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال قال رسول الله ﷺ یخرج قوم من المشرق علقان الرئوس یقرئون القرآن لا یجاوز حنا جرهم طوبیٰ لمن قتلوه و طوبیٰ لمن قتلهم ابو نصر السخبری فی الابانه و الخطیب و ابن عساکر کذافی کنزالعمال"

ترجمہ:......روایت ہے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ایک قوم مشرق سے نکلے گی جو سر منڈائے ہوئے ہوں گے پڑھیں گے وہ قرآن مگر ان کے حلق نہ اترے گا خوشخبری ہے اس کو جو ان کے ہاتھ سے شہید ہوا اور جس نے ان کو قتل کیا اور درر السنیہ میں بخاری اور مسلم سے یہ روایت نقل کی ہے۔

قال رسول الله ﷺ يخرج ناس من المشرق ويقرون القرآن لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الدين كما يمرق السهم من الرميته لو يعودون فيه حتى يعود السهم الى فوقه سيما هم التحليق۔

جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مشرق کی طرف سے ایک فرقہ نکلے گا کہ قرآن پڑھیں گے مگر نکل جائیں گے دین سے پھر نہ لوٹیں گے جیسے تیر شکار سے نکل کر لوٹتا نہیں۔ علامت ان کی یہ ہے کہ سر منڈوایا کریں گے۔ پھر قول عبدالرحمن اہدل مفتی ربید کا نقل کیا کہ اب عبدالوہاب کے رد میں کوئی کتاب لکھنے کی ضرورت نہیں صرف یہ نشانی کافی ہے۔ جس کی خبر مخبر صادق ﷺ نے دی ہے کہ (سر منڈوایا کریں گے) کیونکہ اس شخص نے جیسا سر منڈوانے میں اہتمام کیا تھا کسی فرقہ میں نہ ہوا اس نے دستور ٹھہرا دیا تھا کہ جو شخص اپنی ملت میں داخل ہو اس کو سر منڈوانا ضروری ہے یہاں تک کہ عورتوں میں بھی یہ حکم جاری کر دیا تھا یک روز کسی عورت نو گرفتار سے بحسب عادات سر منڈوانے کو کہا اُس نے جواب دیا کہ عورتوں کے سر کے بال اور مردوں کی داڑھیاں برابر ہیں اگر مردوں کی داڑھیاں منڈوائی جائیں تو عورتوں کے سر کے بال منڈوانا بجا ہوگا یہ سن کر مبہوت ہو گیا اور کچھ جواب نہ دے سکا۔ خلاصہ یہ کہ علامات مذکورہ بالا سے ثابت ہے

کہ مخبر صادق ﷺ فرقہ وہابیہ کے نکلنے کی خبر دے چکے ہیں اور جو علامتیں بیان فرمائیں سب اس میں پائی گئیں اور سوائے احادیث مذکورہ بالا کے درر السنیہ میں کئی حدیثیں نقل کیں جن میں علامتیں اس گروہ کی مذکور ہیں اور وہ سب ان میں پائی گئیں۔

مزید علامت فقیر کی تصنیف ''وہابیوں کی نشانی رسول اللہ ﷺ کی زبانی'' میں ہیں۔

وہابی کی وجہ تسمیہ:

وہابی فرقہ خوارج کی ایک شاخ ہے لیکن چونکہ نئے طور پر اس کا خروج ہوا اس لئے اس کا نام جداگانہ قرار پایا اور اس کے بانی کی طرف سے منسوب کیا گیا۔

حق تو یہ تھا کہ اس کا نام فرقہ محمدی ہو کہ اس کا بانی محمد بن عبدالوہاب ہے۔

مگر محتاط علماء نے جب دیکھا کہ عوام الناس ان کو ضرور گالیاں دیں گے اور اس میں توہین لفظ نام مبارک کی ہوگی اس لئے محمد ابن عبدالوہاب کے نام سے جزو دوم کی طرف منسوب کر کے با اختصار لفظ وہابی مقرر کیا۔

تعارف محمد بن عبدالوہاب:

محمد ابن عبدالوہاب کا مجملاً حال یہ ہے ۱۱۱۱ھ (گیارہ سو گیارہ) میں وہ پیدا ہوا اور بعد کسی قدر تحصیل علم کے ۱۱۴۳ھ (گیارہ سو تینتالیس) میں اپنے خیالات فاسد کو رواج دینے کے واسطے خطہ نجد میں گیا۔ پہلے صرف اس بات پر زور دیا کہ اس زمانہ میں شرک ہر طرف پھیل گیا ہے اور اسلام کی حالت روز بروز گھٹتی جا رہی ہے اس وقت ہر مسلمان پر واجب ہے کہ توحید کو رواج دینے اور شرک کو مٹانے کی فکر کرے چونکہ یہ دعویٰ قابل تسلیم تھا لوگ اس کے دام میں پھنسنے لگے۔ چنانچہ ۱۱۵۰ء (گیارہ سو پچاس)

میں اس کی شہرت ہوئی اور درعیہ اور اس کے اطراف و جوانب کے لوگ اس کے تابع ہو گئے اور روز بروز ترقی ہونے لگی جب کسی قدر مجمع ہو گیا جہاد پر آمادہ ہوا اور اپنے ہوا خواہوں کو جمع کر کے لیکچر دیا کہ سوائے اس خطرہ کے اس وقت کل روئے زمین پر شرک پھیلا ہوا ہے اور سوائے تم چند شخصوں کے جتنے لوگ آسمان کے تلے ہیں سب مشرک ہیں اب ہم کو ضروری ہے کہ جہاد کر کے قتل کریں تمہیں یاد رہے جو کوئی مشرک کو قتل کرتا ہے اس کے لئے جنت ہے پھر سب سے بیعت لے کر جہاد کا حکم دیا۔ یہ فتنہ ایک مدت تک رہا اس قوم نے ہزار ہا مسلمانوں کو شہید اور جلاوطن کر دیا اور حرمین شریفین پر قبضہ کر کے کئی سال بالاستقلال حکمرانی کی آخر ۱۲۲۷ھ (بارہ سو ستائیس) میں بحکم سلطان محمود حرمین وغیرہ سے نکالے گئے مادہ تاریخ ان کے اخراج کا قطعی دابر الخوارج ۱۲۲۷ھ ہے۔ اس فتنہ کی کسی قدر تفصیل اور حال ان مصیبتوں کا جو اہل حرمین شریفین پر گزریں "فتنہ نجد و حجاز" میں پڑھیے۔ مختصراً مولوی بہاء الحق قاسمی امرتسری کے رسالہ "نجدی تحریک پر ایک نظر" پڑھئے۔ اس میں نجدی تحریک کا مختصر سا خاکہ پیش کیا ہے جو اہل انصاف کے لئے کافی ہے۔

رسالہ

نجدی تحریک پر ایک نظر

جس میں شیخ نجدی محمد بن عبدالوہاب آنجہانی کے متعلق علمائے کرام کے خیالات اور وہابی تحریک کے مذہبی وسیاسی مفاسد ونقصانات مندرج ہیں!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام علىٰ رسوله سيدنا و مولنا محمد و علىٰ اله واصحابه الطيبين الطاهرين

اما بعد! مکہ معظمہ اور طائف شریف پر نجدیوں کا قبضہ کیا ہوا۔ گویا ایک خوابیدہ فتنہ تازہ ہو گیا۔ دبی ہوئی چنگاریوں سے پھر ایک دفعہ شعلے اور شرارے اٹھنے لگے بحث ومباحثہ بلکہ سلسلہ مناقشات کا دروازہ مفتوح ہو گیا نجدیوں کی تائید وتردید میں کتابوں، رسالوں، اخباروں اور اشتہاروں کا تانتا بندھ گیا۔ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ سلسلہ کہاں اور کب ختم ہو گا؟

میں بھی اس اثناء میں ایک مختصر سا ٹریکٹ لکھ چکا ہوں جس میں نجدیوں کی اسلام کش حکمت علی اور نصاریٰ پرستی کے چند واقعات لکھنے کے بعد ان کے ناقابل برداشت مذہبی تشدد کے بعض ثبوت پیش کئے ہیں۔ یہ ٹریکٹ بہت سے حامیان نجدیہ کی خدمت میں بھی ارسال کیا تھا مگر اس وقت تک اس پر کیسی صاحب کا مدلل تبصرہ نظر

سے نہیں گزرا۔

چند روز گزرے کہ رسالہ ''تحریک وہابیت پر ایک نظر'' شائع ہوا۔ جو مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر ''اہلحدیث'' امرتسر و ناظم اعلیٰ اہلحدیث کانفرنس دہلی و سردار غیر مقلدین پنجاب کی تالیفات سے ہے۔ اس رسالہ کی مدت سے دھوم تھی۔ مگر جب میں نے اس کو پڑھا اور اس کے مؤلف کی ذمہ داری کا تصور بھی آیا تو میں سچ عرض کرتا ہوں کہ بے ساختہ میری زبان سے نکل گیا۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا:

اس رسالہ میں ''وہابی تحریک'' کی حقانیت پر قرآن وحدیث یا اجماع امت سے بحث نہیں کی گئی۔ بلکہ اس تحریک کے حق وصداقت پر دو تین انگریزوں اور یورپین عیسائیوں کی آراء نقل کی گئی ہیں۔ حالانکہ ہم پہلے سے اس کے قائل ہیں کہ نجدی انگریزوں اور نصرانیوں کے ممدوح ہیں۔ وہ وقت آنے والا کہ آپ اس امر کا اقرار کرنے پر مجبور ہوں گے کہ نجدی انگریزوں کے صرف ممدوح ہی نہیں بلکہ دام افتادہ غلام بھی ہیں۔ اگرچہ آجکل آپ کو اس سے انکار ہے مگر بتدریج آپ اس لائن پر آجائیں گے۔

اس لئے وصل کا انکار ہے ہم جان گئے
تا نہ سمجھے کوئی، کیا جلد کہا مان گئے؟

ہاں اس کے ساتھ آپ نے مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی اور خواجہ حسن نظامی دہلوی کی بعض تحریریں نقل کر کے مسلمانوں کو دانستہ غلط فہمی میں ڈالنا چاہا ہے۔

آپ لکھتے ہیں کہ:

علمائے اہلسنت میں سے ڈیڑھ گروہ کو شیخ مذکور (ابن عبدالوہاب نجدی آنجہانی) کے حق میں حسن ظن ہے۔ اور نصف گروہ بلکہ بدگو، جس کو دوسرے لفظوں میں یہ سمجھنا چاہیے کہ امت مسلمہ میں سے اکثر علماء شیخ موصوف کو ممدوح جانتے ہیں اور نصف گروہ ان کو مذموم کہتے ہیں" (صفحہ ۳)

حالانکہ اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کو آخر عمر تک نجدیوں سے حسن ظن تھا اور خواجہ حسن نظامی واقعی یہ سچے دل سے کہہ رہے ہیں کہ" وہابی تحریک اصول کے لحاظ سے بری تحریک نہیں تو پھر بھی ان دو ذاتی اور انفرادی آراء کو تمام مسلمانوں کے سر (تھوپ دینا) حقیقت کا منہ چڑانا ہے)

خواجہ حسن نظامی:

ان کی رائے پر مولوی ثناء اللہ صاحب کو بڑا ناز ہے، باوجود یکہ مذہبی مسائل میں خواجہ صاحب کی فاش اور سنگین غلطیاں اور ان کو تلون مزاجی آپ سے پوشیدہ نہیں۔ ان کا مسلک تو یہ ہے کہ ؎

شیخ بھی خوش رہے شیطان بھی بیزار نہ ہو

دیکھ لیجئے! کہ اسی رسالہ "نادان وہابی" میں جس کا آپ حوالہ دیتے ہیں، خواجہ صاحب نے جہاں "وہابیت" پر خوب پھبتیاں اڑائی ہیں اور یہ لکھا ہے کہ "میں وہابی تحریک کا

پورا مخالف ہوں" وہاں یہ بھی کہتے ہیں کہ "وہابی تحریک اسلام اور مسلمانوں میں نیا جوش پیدا کرنے والی"۔ اگر وہابی تحریک کے متعلق ان کی آخری رائے واقعی ان کی اصلی رائے ہے تو اس پر پھبتیاں اڑانا اور اس کا مخالف ہونا کہاں کی عقل مندی ہے؟

ہاں جناب !:

وہی خواجہ صاحب ہیں جو سکھ تحریک کو بھی مذہبی رنگ میں اچھا سمجھتے، حنفی کہلا کر مریدوں سے سجدہ کراتے، بلکہ اس کو سنتِ انبیاء جانتے ہیں۔ اور دعوی اہلسنت کے باوجود اپنی بعض تحریروں میں "رافیضیت" کی فی الجملہ حمایت کر چکے ہیں۔ پس اگر کوئی سکھ یا رافضی، یا غیر اللہ کو سجدہ کرنے والا خواجہ صاحب کے ان اقوال وافعال کو تمام مسلمانوں کے ذمہ تھوپنا چاہے تو جو جواب آپ اس کو دیں گے وہی جواب ہماری طرف سے بھی ہوگا۔

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی ایک عبارت کو مولوی ثناء اللہ صاحب ہمیشہ چٹخارے لے لے کر بیان کیا کرتے ہیں۔ اور اب بھی اسی کو پیش کیا ہے حالانکہ کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ آپ کو آخر عمر تک نجدیوں سے حسن ظن تھا۔ بلکہ اسی "فتاویٰ رشیدیہ" میں جس کی عبارت آپ نقل کر رہے ہیں ایک سوال کے جواب میں مولانا نے فرمایا ہے کہ:

'محمد بن عبدالوہاب کے عقائد کا مجھ کو حال معلوم نہیں'

(فتاویٰ رشیدیہ جلد اول صفحہ ۶۴)

اب مولوی ثناء اللہ صاحب ہی انصاف سے بتائیں کہ آپ کا پیش کردہ حوالہ ایک طرف ہے اور دوسری جانب مندرجہ بالا عبارت۔ ان میں تطبیق کی بجز اس کے اور کیا

صورت ہو سکتی ہے کہ کسی شخص نے مولانا کو نجدیوں کے ''مناقب'' سنائے ہوں گے۔ اور آپ نے رقبل قلبی کے باعث اس پر اعتبار کر لیا ہوگا۔ اس کے بعد ان ''مناقب'' کی تغلیط سن کر سکوت ہی کو مناسب سمجھا۔ اور اس طرح ''لاادری'' کہہ کر گویا آپ نے اپنی سماعی رائے پر قلم کھینچ دیا۔

ایک نظیر:

میں کہتا ہوں کہ جس طرح آپ ایک عبارت کو لے اڑے ہیں اگر اسی طرح کوئی مرزائی مولنا کے ان ابتدائی خیالات کو پیش کرے جو مرزا قادیانی کے ساتھ حسن ظن پر مشتمل تھے، تو آپ کیا جواب دیں گے؟ یہی نا کہ آخری خیالات پیش کرو۔ پس آپ سے میرا بھی یہی مطالبہ ہے۔

بس تنگ نہ کر اے ناصح و واعظ مجھے اتنا
یا چل کے دکھا دے دہن ایسا، کمر ایسی

علمائے دیوبند اور محمد بن عبدالوہاب نجدی:

اگر میں محمد بن عبدالوہاب اور اس کی ذریت کے متعلق مولانا گنگوہی کی آخری رائے یہی ہوتی جو آپ بیان کر رہے ہیں تو ان کے تلامذہ، احباب، اور معتقدین بھی ان کے ہم خیال ہوتے مگر آیئے! میں آپ کو بتاؤں کہ تمام اکابر علمائے دیوبند کی متفقہ رائے کیا ہے؟

ہندوستان کے بعض علماء نے جب مشہور کیا کہ دیوبندی محمد بن عبدالوہاب نجدی کے ہم عقیدہ اور اس کے پیرو ہیں (اور اس کا مدار غالباً اسی عبارت پر ہوگا جو

مولوی ثناء اللہ صاحب نے نقل کی ہے) تو مدینہ طیبہ کے عالم مولانا خلیل احمد صاحب دیوبندی سہارنپوری سے چند سوالات کا جواب طلب کیا مولانا موصوف نے ان سوالات کا مفصل جواب لکھا۔ ان تمام جوابات کے ساتھ مکہ معظمہ، مدینہ منورہ، دمشق، اور جامع ازہر مصر کے ۴۴ حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی جلیل القدر علمائے کرام نے بھی اتفاق فرمایا۔ اور آخر مولانا خلیل احمد صاحب نے ان تمام سوالات و جوابات اور مواہیر وتصدیقات کو کتابی صورت میں شائع کر دیا جس کا نام ہے۔

التصديقات لدفع التلبيسات " معروف بمهند

ان سوالات و جوابات میں سے ایک سوال و جواب کی عبارت ذیل میں نقل کرتا ہوں۔

سوال:۔...... محمد بن عبدالوہاب نجدی حلال سمجھتا ہے مسلمانوں کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا۔ اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟

جواب:۔...... ہمارے نزدیک ان کا وہی حکم ہے صاحب در مختار نے فرمایا ہے کہ:

> 'خوارج ایک جماعت ہے شوکت والی، جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے۔ اس تاویل سے یہ لوگ ہمارے جان اور مال کو حلال سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں۔'

آگے فرماتے ہیں کہ ان کا حکم باغیوں کا ہے پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس

لئے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے۔ اگرچہ باطل ہی سہی اور علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے۔ اپنے کو حنبلی بتاتے تھے لیکن ان کا عقیدہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے۔ اور اسی بناء پر انہوں نے اہلسنت اور علمائے اہلسنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی۔

(التصدیقات صفحہ ۱۳،۱۴)

دیکھئے! مولانا خلیل احمد صاحب نے صاف لکھا ہے کہ ہمارے نزدیک محمد بن عبدالوہاب کا وہی حکم جو خارجیوں کا۔ اس کے ساتھ آپ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول بھی نقل کر رہے ہیں کہ ابن عبدالوہاب اور اس کے پیرو اہل سنت اور علمائے اہلسنت کو مشرک سمجھ کر قتل کرنا بھی جائز سمجھتے تھے۔ اور کتاب کے جملہ مضامین کی تائید میں علمائے دیوبند کے علاوہ مکہ معظمہ، مدینہ شریف، دمشق، اور جامع ازہر کے علمائے کرام کی تصدیقات وتقریظات بھی مندرج ہیں۔

ان کے علاوہ:

حنفی مذہب کے ایک سربرآوردہ فقیہ حضرت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ بھی محمد بن عبدالوہاب نجدی آنجہانی اور اس کے متبعین کی مذمت بیان فرماتے ہیں۔ دوسری طرف حضرات شافعیہ کے مقتدر مفتی شیخ الاسلام مولانا سید احمد بن زینی دحلان رحمۃ اللہ علیہ نے نجدیوں کی تردید میں متعدد کتابیں لکھی ہیں۔ شیخ الاسلام موصوف وہی بزرگ

ہیں جن کی شاگردی اور آپ سے اخذِ سند و حصول اجازت کا فخر ہندوستان کے بہت سے علماء کو حاصل ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا عبدالحیٔ صاحب لکھنوی رحمتہ اللہ علیہ اور مولانا خلیل احمد صاحب موصوف بھی اسی زمرہ میں داخل ہیں۔

کیا اب بھی مولوی ثناء اللہ صاحب یہ کہنے کی جرات کریں گے کہ "اکثر علماء اہل سنت محمد بن عبدالوہاب نجدی کو ممدوح جانتے ہیں"

مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے

'وہابی تحریک' کے متعلق جو آرائیں پیش کی گئی ہیں ان کا اگرچہ میں نے جواب دے دیا۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ زید عمرو بکر کی آراء اس تحریک کے حسن و قبح پر روشنی نہیں ڈال سکتیں۔ جبکہ خود اس تحریک کے ثمرات ہی اسکی حقیقت کو واضح کر سکتے ہیں۔ میں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ وہابی تحریک کا ثمرہ کافر سازی، مشرک گری، اسلامی سلطنتوں کی تباہی و بربادی، مقامات مقدسہ کی توہین، اور نصاریٰ کی غلامی کے سواء کچھ نہیں۔ اس کے ثمرات کا مختصر تذکرہ ملاحظہ ہو۔

نجدی تحریک کے ثمرات

پہلا ثمرہ

کافر سازی اور مشرک گری:

عبدالعزیز ابن سعود موجود امیر نجد نے مکہ معظمہ پر قابض ہو کر اپنے عقائد کی

اشاعت کے سلسلہ میں سب سے پہلے جو کتاب شائع کرا کر مفت تقسیم کی وہ "مجموعۃ التوحید" ہے۔ اس کے متعدد مقامات میں اچھے خاصے مسلمانوں کو کافر، مشرک، بدعتی، اور خدا جانے کیا کیا بنایا گیا ہے۔ نمونہ کے طور پر صرف ایک عبارت مع ترجمہ ہدیہ ناظرین ہے۔

ان اعداء الله لهم اعتراضات كثيرة علىٰ دين الرسل يسدون بها الناس منها قولهم نحن لا نشرك بالله بل نسهد انه لا يخلق ولا ينفع ولا يضر الا الله وحدهٗ لا شريك له وان محمد ! ﷺ لا يملك لنفسه نفعا ولا ضرافضلا من عبدالقادر او غيره ولكن انا مذنب والصالحون لهم جاه عندالله واطلب من الله بهم فجادبه بما تقدم وهوالدين قاتلهم رسول الله ﷺ مقرون بما ذكرت و مقرون ان اوثانهم لا تدبر شيئاً وانما ارادو الجاه والسفاعة"

(مجموعہ التوحید ص ۵۶ مطبوعہ ام القریٰ مکہ معظمہ ۱۳۴۳ھ بحکم ابن سعود)

ترجمہ...... دشمنان خدا کے بہت سے اعتراضات ہیں جن سے وہ لوگوں کو بہکاتے ہیں۔ ان کا ایک اعتراض یہ ہے کہ "ہم خدا کے ساتھ شریک نہیں کرتے بلکہ گواہی دیتے ہیں کہ خدا کے سواء پیدا کرنے، نفع اور نقصان پہنچانے والا کوئی نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ نبی ﷺ اپنے نفع اور نقصان کے مالک نہیں ہیں چہ جائیکہ (حضرت شیخ) عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے لئے یہ وصف ثابت ہو۔ لیکن چونکہ میں گنہگار ہوں اور اللہ کے

نزدیک صلحاء کا بڑا مرتبہ ہے۔اس لئے یہ ان کی طفیل سے خدا سے حاجات
طلب کرتا ہوں"۔بس تو اس اعتراض کا جواب یہ دے جو گزر چکا کہ اے
معترض جس کا تو نے ذکر کیا اس کا وہ لوگ (مشرک) بھی اقرار کرتے تھے،
جن کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے جہاد کیا تھا وہ اقرار کرتے تھے کہ ان کے
بت کسی چیز کے مدبر نہیں ہیں اور وہ (تیری طرح) جاہ وشفاعت ہی کا ارادہ
رکھتے تھے۔"

اس عبارت میں اس مسلمان کو مشرکین عرب سے شمار کیا گیا ہے جو پکار پکار کر توحید کا
اقرار کر رہا ہے۔اس کو فقط اس بناء پر گردن زنی قرار دیا گیا کہ وہ کیوں خدا سے صلحاء کا
واسطہ دے کر حاجات طلب کرتا ہے؟ کہو! نجدیوں کی حمایت کرنے والو! اب بھی
وہابیوں کی کافر سازی اور مشرک گری میں کچھ شک ہے؟

کتب درود شریف کا تلف کیا جانا

دوسرا ثمرہ

اس سعود مذکور کے حکم سے ایک اور کتاب چھپ کر مفت تقسیم ہوئی ہے۔جس کا نام
ہے'الھدیۃ السنیۃ' اس میں لکھا ہے:

ولا نامر باتلاف شئی من المولفات اصلا الا ما اشتمل علے
مایوقع الناس فی الشرک کروض الریا حین وما یحصل
بسببه خلل فی العقائد کعلم المنطق فانه قد حرصه جمع
من العلماء علے انا لا نفحص عن مثل زلك وكالد لائل۔

(الھدیۃ السنیہ ص ۴۵،۴۶ مطبوعہ المنار مصر ۱۳۴۲ھ)

خلاصہ مطلب:

ہم کسی کتاب کے تلف کرنے کا ہرگز حکم نہیں دیتے۔ مگر ہاں ہم اس کتاب کو تلف کرا دیتے ہیں جن میں ایسے مضامین ہوں جو لوگوں کو شرک میں مبتلا کریں۔ یا ان کے سبب سے عقائد میں خلل آتا ہو جیسے روض الریاحین، کتبِ منطق، اور دلائل الخرات، (یعنی ان کو تلف کرا دیا جاتا)

دیکھئے! دلائل الخیرات شریف کو تلف کرنیکا صاف اعتراف ہے اس بہانہ سے کہ اس میں (معاذ اللہ) مشرکانہ کلمات ہیں، حالانکہ یہ وہ پاکیزہ اور بابرکت کتاب ہے کہ جس میں اوّل سے آخر تک کلماتِ درود شریف کے علاوہ توحید عشقِ الٰہی اور محبت سرکارِ دو عالم ﷺ کا ولولہ انگیز درس موجود ہے۔ اسی وجہ سے ہزاروں علماء صلحاء اور اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم اس مقدس کتاب کو حرزِ جان بنائے رہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب دیوبند سے حسنِ ظن کا اظہار کیا کرتے ہیں آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ دلائل الخیرات کا وظیفہ دیوبندی علماء کے معمولات سے ہے۔

(کتاب سفرنامہ شیخ الہند ص ۹۸ و التصدیقات ص ۱۱)

کیا مولوی ثناء اللہ صاحب نجدیوں کی ''شرک باری'' کے طوفان بے تمیزی سے علماء دیوبند کو بچانے کی کوشش فرمائیں گے؟ (دیدیاباید)

گستاخی اور بے ادبی

تیسرا ثمرہ

مقامات مقدسہ کے ساتھ نجدیوں کی گستاخی مشہور ہے۔ نعت خوانان نجدیہ اگر چہ اس سے انکاری ہیں مگر تا بکے؟ کتاب ''حیات طیبہ'' میں (جو مولوی ثناء اللہ صاحب کے دفتر میں فروخت ہوتی ہے) اگر نجدیوں کی خوب تعریف کی گئی ہے مگر بعض مقامات پر حقیقت کا اعتراف کرنا پڑا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ:

''۱۸۰۳ء کے اختتام پر مدینہ بھی سعد کے قبضہ میں آ گیا۔ مدینہ پر قبضہ کرنے کے بعد اس کے مذہبی جوش میں یہاں تک ابال آیا کہ اس نے اور مقبروں سے گزر کر خود نبی اکرم ﷺ کے مزار کو بھی نہ چھوڑا۔ آپ کے مزار کی جواہر نگار چھت کو برباد کر دیا۔ اور اس چادر کو اٹھا دیا جو آپ کی قبر مقدس پر پڑی تھی'' (ص ۲۰۹)

اسلامی سلطنتوں کی مخالفت اور ان کی تباہی و بربادی

چوتھا ثمرہ

وہابی فرقہ جب سے عالم وجود میں آیا ہے اسلامی بادشاہوں سے برابر لڑتا رہا۔ اس فرقہ نے ترکی سلطنت کو مٹانے کی ہمیشہ کوشش کی بنظر اختصار چند ثبوت عرض کرتا ہوں۔

(۱)...... کتاب مذکور (حیات طیبہ) میں لکھا ہے کہ:

عبدالعزیز کے بعد اس کا بڑا بیٹا سعد اپنے باپ سے زیادہ پر جوش نکلا اس نے اور بھی فتوحات کو وسعت دی اور ترکی سلطنت کی بنیادوں کو ہلا دیا۔ (ص ۲۰۸)

پھر اسی کتاب کے اسی صفحہ میں ہے:

"سعد نے بیس ہزار فوج سے سلیمان پاشا سے مختلف جنگوں میں پے در پے فتوحات حاصل کیں اور اس کے آگے ترکوں کی ملکی اسپرٹ کی دال نہ گلی"

(۲)...... یہ تو خود ترکی سلطنت کے ساتھ نجدیوں کا سلوک تھا۔ ترکوں کے نہایت گہرے دوست ابن رشید امیر حائل مرحوم اور ان کے خاندان پر نجدی ظالموں نے انگریزوں کی طرف داری میں جو مظالم توڑے اس کی مختصر کہانی عالی جناب ظفر علی خان صاحب ایڈیٹر زمیندار کی زبانی سناتا ہوں۔ ایڈیٹر صاحب موصوف نے اپنے اخبار میں ایک مضمون لکھا تھا جس کا عنوان ہے ہمارے قبلہ کو وہابیوں نے لوٹ لیا۔ جس کو مندرجہ ذیل سطور سے شروع کیا گیا تھا۔

"وسط عرب میں حائل ایک زبردست امارت ہے جس کے فرزند امیر ابن رشید کے قتل کی افسوسناک خبر پچھلے دنوں بعض انگریزی اخباروں میں چھپی تھی۔ "لندن ٹائمز" اپنی ۱۰ مئی کی اشاعت میں امیر غفور کے واقعہ قتل کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ: دوران جنگ میں ابن رشید ترکوں کا حلیف تھا اور ابن سعود جو وہابیہ کے امیر ہیں دولِ متحدہ کی طرفداری میں اس سے برسرپیکار تھے۔ ابن رشید کا خاندان کئی نسلوں سے قاتل کے خنجر کا شکار ہوتا چلا آیا ہے اور شاید بجز ایک طفل شیرخوار کے ابن رشید کی نسل بالکل ہی مٹ گئی ہے"

(زمیندار ۱۲ جون ۱۹۲۰ء)

(۳)...... آج مولوی ثناء اللہ صاحب اور ان کے "یاران طریقت" نہایت بلند آہنگی سے یہ دعوے کررہے ہیں کہ دوران جنگ عظیم میں نجدیوں نے ترکوں کی ہرگز مخالفت

نہیں کی حالانکہ آپ اس سے پہلے نجدیوں کی مخالفت کا اقرار کر چکے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف کے ایک مضمون مندرجہ ''زمیندار'' کا حسب ذیل اقتباس ملاحظہ فرمائے جوانہوں نے ایڈیٹر ''زمیندار'' کے مذکورہ بالا مضمون کے اس حصہ کی تردید میں لکھا تھا جہاں ایڈیٹر صاحب نے ہندوستانی غیر مقلدوں کو ''وہابی'' کہا تھا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کہتے ہیں کہ:۔

''اس خلاف واقعہ الزام لگانے میں ان کی دو غرضیں تھیں۔ ایک مذہبی کہ یہ لوگ (اہلحدیث) باوجود دعویٰ ترک تقلید کے عبدالوہاب نجدی کے مقلد ہیں۔ دوسرے پولیٹیکل غرض تھی کہ گورنمنٹ کے مخالف ہیں۔ اس لئے اعیانِ اہلحدیث نے اس الزام کو دور کرنے میں مقدور بھر کوشش کی جس میں وہ بحمد اللہ کامیاب ہو گئے''۔

(زمیندار صفحہ ۵ مورخہ ۲۲ جون ۱۹۲۰ء)

آج ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ جنگ عظیم میں نجدیوں نے ترکوں کی مخالفت کر کے ان کو نقصان پہنچایا تھا تو ہمارا گلا دبا لنے کی کوشش کی جاتی ہے حالانکہ ہم آپ کے پہلے اقوال کی تائید کر رہے ہیں

گل و گلچیں کا گلہ بلبل خوش لہجہ نہ کر!
تو گرفتار ہوئی اپنی صدا کے باعث

جزیرۃ العرب پر نصاریٰ کا قبضہ واقتدار

پانچواں ثمرہ

کہا جاتا کہ ابن سعود نے حجاز میں داخل ہو کر اسکو غیر مسلم اقتدار سے پاک کر دیا ہے

حالانکہ یہ واقعات کے خلاف ہے اگر اس کے جنگ وجدل کا داعی یہی جذبہ ہوتا تو عقبہ ومعان پر انگریزوں کے قبضہ کو کبھی گوارا نہ کرتا۔ شریف حسین غدار ہونے کے باوجود اس قبضہ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر چکا ہے (سیاست ۱۱ اکتوبر ۱۹۲۵ء) لیکن ابن سعود نے کیا کیا؟ اس کو روشنی میں لانے کے لئے معزز روزنامہ سیاست لاہور کا ایک اقتباس نقل کرتا ہوں۔

ابن سعود کے "اخبار ام القریٰ" نے عقبہ اور معان پر انگریزی تصرف سے قبل ابن سعود سے مل کر دریافت کیا کہ عقبہ اور معان کی طرف جو فوجی جانے والی تھی وہ کیوں روک دی گئی ہے؟ ابن سعود نے کہا ہمیں علم ہے کہ چند روز میں شریفی فوجیں عقبہ اور معان سے نکل جائیں گی۔ مولانا محمد علی اگر چاہیں تو "ام القریٰ" کی یہ تحریر ان کی خدمت میں بھیجی جاسکتی ہے۔ ذرا ابن سعود کے الفاظ پر غور کیجئے کیا یہ الفاظ معنی خیز نہیں؟ کیا ان سے ثابت نہیں ہوتا کہ ابن سعود کو علم تھا کہ انگریز عقبہ اور معان پر قبضہ کرنے والے ہیں۔ غرضیکہ عقبہ اور معان پر انگریزوں کا قبضہ ہوا اور ابن سعود کی مرضی سے ہوا۔ اور اس کی وجہ سے اس کو

یہ مضمون ذرا طویل ہے عدم گنجائش کے باعث نہیں ہوسکتا۔ ایڈیٹر صاحب نے اسی مضمون میں لکھا تھا کہ وہابی صلیب کی لڑائیاں لڑتے ہیں اور یہ کہ وہابیت، کذب بغاوت اور تمرد وسرکشی کی مترادف ہے ۱۲ منہ

مدینہ منورہ پر فوج کشی کا موقع ملا۔ اور اگر ابن سعود اس ناپاک سازش میں انگریزوں کے ساتھ شامل نہ ہوتا تو انگریز مجبور ہوتے کہ عقبہ اور معان کو نجدی افواج سے بچانے کے لئے شریف کی مدد کریں ورنہ فلسطین کا امن مخدوش ہو جاتا۔

(بابتہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۲۵ء)

اس مضمون کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ ابن سعود نے اس وقت تک اس قبضہ کے خلاف کوئی عملی کاروائی نہیں کی اگر اس کا یہی مطمع نظر ہوتا کہ حجاز غیر مسلم اثر سے پاک ہو جائے تو سب سے پہلے مدینہ شریف پر چڑھائی کرنے کی بجائے عقبہ اور معان پر انگریزوں سے لڑتا لیکن واقعہ یہ ہے کہ انگریزوں کے اس ناجائز قبضہ کے خلاف اس کی پیشانی پر ابھی تک بل بھی نہیں پڑا۔ پھر یہ کیونکہ تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ ابن سعود حجاز کو غیر مسلم اقتدار سے پاک کر رہا ہے؟

اور امتحاں بغیر تو یہ آپ کا رفیق !
قائل نہیں بھائی ! کسی شیخ و شاب کا

نصاریٰ کی ابدی غلامی

چھٹا ثمرہ

شریف حسین اور امیر علی کے قبضہ حجاز کو اس لئے گوارا نہیں کیا جاتا کہ وہ انگریزوں کے پٹھو اور زیر اقتدار ہیں۔ مگر ابن سعود اور اس کی حکومت انگریزوں کے اس قدر بے بس غلام ہیں کہ شریفی خاندان کی غلامی کو نسبتاً آزادی سے تعبیر کرنا چاہئے۔ چنانچہ وہ معاہدہ اس کا ناقابل تردید ثبوت ہے جو ۱۹۱۵ء میں انگریزوں اور نجدیوں کے مابین ہوا اور جس کی تصدیق ۱۹۲۰ء میں ہوئی تھی۔ وہ معاہدہ یہ ہے:

ابن سعود اور انگریزوں کا معاہدہ

دفعہ اول:

حکومت برطانہ اعتراف کرتی ہے اور اس کو اس امر کے تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہیں ہے کہ علاقہ جات نجد، احساء، قطیف حبیل اور خلیج فارس کے ملحقہ مقامات جن کی حد بندی بعد کو ہو گی۔ یہ سلطان بن ابن سعود کے علاقہ جات ہیں اور برطانیہ اس امر کو تسلیم کرتی ہے کہ ان مقامات کا مستقل حاکم سلطان مذکور اور اس کے اجداد ہیں۔ ان کو ان ممالک اور قبائل پر خود مختار حکومت حاصل ہے اور اس کے بعد ان کے لڑکے اس کے صحیح وارث ہوں گے۔ لیکن ان ورثاء میں سے کسی ایک کی سلطنت کے انتخاب وتقرر کے لئے یہ شرط ہو گی کہ وہ شخص سلطنت برطانیہ کا مخالف نہ ہو اور شرائط مندرجہ معاہدہ ہذا کے بھی خلاف نہ ہو۔

دفعہ دوم:

اگر کوئی اجنبی طاقت سلطان ابن سعود اور اس کے ورثاء کے ممالک پر حکومت برطانیہ سے مشورہ کئے بغیر یا اس کو ابن سعود کے ساتھ مشورہ کرنے کی فرصت دیئے بغیر حملہ آور ہوئی تو حکومت برطانیہ ابن سعود سے مشورہ کر کے حملہ آور حکومت کے خلاف ابن سعود کو امداد دے گی اور اپنے حالات کو ملحوظ رکھ کر ایسی تدابیر اختیار کرے گی جن سے ابن سعود کے اغراض ومقاصد اور اس کے ممالک کی بہبود محفوظ رہ سکے۔

دفعہ سوم:

ابن سعود اس معاہدہ پر راضی ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ:

(۱)...... وہ کسی غیر قوم یا کسی سلطنت کے ساتھ کسی قسم کی گفتگو یا سمجھوتہ اور معاہدہ کرنے سے پرہیز کرے گا۔

(۲)...... ممالک مذکورہ بالا کے متعلق اگر کوئی سلطنت دخل دے گی تو ابن سعود فوراً برطانیہ کو اس امر کی اطلاع دے گا۔

دفعہ چہارم:

ابن سعود عہد کرتا ہے کہ وہ اس عہد سے پھرے گا نہیں اور وہ ممالک مذکورہ یا اس کے کسی دوسرے حصہ کو حکومت برطانیہ سے مشورہ کئے بغیر بیچنے، رہن رکھنے مستاجری یا کسی قسم کے تصرف کرنے کا مجاز نہ ہوگا۔ اس کو اس امر کا اختیار نہ ہوگا کہ کسی حکومت یا کسی حکومت کی رعایا کو برطانیہ کی مرضی کے خلاف ممالک مذکورہ بالا میں کوئی رعائیت دے۔ ابن سعود وعدہ کرتا ہے وہ حکومت برطانیہ کے ارشاد کی تعمیل کرے گا اور اس میں اس امر کی قید نہیں ہے کہ وہ ارشاد اس کے مفاد کے خلاف ہو یا موافق۔

دفعہ پنجم:

ابن سعود عہد کرتا ہے کہ مقامات مقدسہ کے لئے جو راستے اس کی سلطنت سے ہو کر گزرتے ہیں وہ باقی رہیں گے۔ اور ابن سعود حجاج کی آمد و رفت کے زمانے میں ان کی حفاظت کرے گا۔

دفعہ ششم:

ابن سعود اپنے پیشتر سلاطین نجد کی طرح عہد کرتا ہے کہ وہ علاقہ جات کویت، بحرین، علاقہ جات روؤساء (شیوخ) عرب عمان کے ان ساحلی علاقہ جات اور دیگر ملحقہ مقامات کے متعلق جو برطانوی حمایت میں ہیں کسی قسم کی مداخلت نہیں کرے گا۔ ان پالیسیوں کی حد بندی بعد کو ہو گی جو برطانیہ سے معاہدہ کر چکی ہیں۔

دفعہ ہفتم:

اس کے علاوہ حکومت برطانیہ اور ابن سعود اس امر پر راضی ہیں کہ طرفین کے بقیہ باہمی معاملات کے لئے ایک اور مفصل عہد نامہ مرتب و منظور کیا جائے گا۔

مؤرخہ ۱۸ صفر ۱۳۳۴ھ ۲۶ نومبر ۱۹۱۵ء

مہر و دستخط: عبدالعزیز السعود

دستخط:...... بی ریڈ کاکس وکیل معاہدہ ہذا و نمائندہ برطانیہ خلیج فارس

دستخط:...... چیسفورڈ نائب ملک معظم و وائسرائے ہند

یہ معاہدہ وائسرائے ہند کی طرف سے گورنمنٹ آف انڈیا بمقام شملہ ۱۸ مئی ۱۹۱۶ء کو تصدیق ہو چکا ہے۔ دستخط اے۔ ایچ۔ گرانٹ سیکرٹری حکومت ہند شعبہ خارجیہ سیاسیات۔

آخری گزارش

قارئین کرام! اب آپ ہی بتائیں کہ ابن سعود کی غلامی، بے بسی اور بیچارگی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو گا؟ اور اس کے قبضہ حجاز کو غیر مسلم اقتدار سے پاک کرنے کا

مترادف بتانا کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟ کہا جاتا ہے کہ یہ معاہدہ منسوخ ہو چکا ہے مگر کیا اس معاہدے کے منسوخ ہونے کے ثبوت میں کوئی معتبر اور قابل وثوق تحریر پیش کی جا سکتی ہے؟ (ہر گز نہیں) پس مندرجہ بالا وجوہ سے حجاز میں وہابیوں کے قبضہ یا اقتدار کو کسی صورت میں گوارا نہیں کیا جا سکتا۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

اطلاع:

اس رسالہ میں وہابی تحریک کے نتائج وثمرات پر بحث کی گئی ہے۔ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو آئندہ ان شاء اللہ تعالیٰ رسول اللہ کے نجد کے لئے دعا نہ کرنے اور فتنوں کے مسئلہ کی تحقیق بھی کی جائے گی۔

نوٹ اویسی غفرلہ:

قاسمی دیوبندی تھا اس نے اپنے مزاج کے مطابق جو کچھ لکھا ہے وہ بھی غنیمت ہے مکمل تفصیل علمائے اہلسنت کی تصانیف میں ہے۔

فقط والسلام

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری

ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاول پور۔ پاکستان

یکم محرم ۱۴۲۳ھ

ہماری عنقریب آنے والی مطبوعات

مشکل صیغے

کرامات صحابہ

نفس و شیطان کے دھوکے

اکابرین کے مناظرے

غایۃ المعمول فی علم الرسول

تاریخ محبوب مدینہ

تاریخ مسجد نبوی و گنبد خضرئی

گناہ دھونے کا صابن

گلدستہء اویسی نمبر 1۔ برائے خواتین

گلدستہء اویسی نمبر 2۔ برائے سادات کرام

فرشتے ہی فرشتے

فضائل ہی فضائل

انسانی اعضاء بولتے ہیں

کالا تل

معمولات صحابہ بعد صلوٰۃ الجنازہ

وجد صوفیاء کا جواز

گاجر کے فوائد

بواسیر اور اس کا علاج

ماں کے پیٹ میں کیا ہے؟

اسلامی داڑھی

امام اور داڑھی

کوئی لایونی

گنج اور گنجہ

جانور جمادات بولتے ہیں

ہماری دیگر مطبوعات

- تفسیر فیوض الرحمٰن اردو ترجمہ روح البیان
- عربی تفسیر فضل المنان
- الفیض الجاری فی شرح صحیح البخاری
- حدائق بخشش 13 جلدیں
- رسائل اویسیہ اول تا ششم
- احوال آخرت
- حیرت انگیز واقعات
- جامع کمالات سید المرسلین
- کشکول اویسی
- اویسی کا سفرنامہ انگلینڈ و حجاز
- ہدایۃ النحو
- جہنم سے بچانے والے اعمال
- جدید مسائل کے شرعی احکام
- ڈش اور کیبل کی تباہ کاریاں
- غم ٹال وظیفے
- مدینہ کے اہم واقعات اور مشہور مقامات
- لاعلمی میں علم
- علامات قیامت
- کنز الایمان پر اعتراضات کے جوابات
- فضائل سیدنا صدیق اکبر از کتب شیعہ
- امام حسین و یزید
- بدعات المسجد
- بدعات حسنہ کا ثبوت
- بچپن حضور کا
- اذان بلال
- راہ حق
- غوث اعظم سید ہیں
- فضائل فاطمۃ الزہراء
- علم المناظرہ مع اصول مناظرہ
- زور سے آمین کہنا کیسا؟
- حضرت عثمان کو برا کہنے والا کون
- امیر معاویہ پر اعتراضات کے جوابات
- جوانی کی بربادی
- حضور کا مردے زندہ کرنا
- تیرے منہ سے جو نکلی بات وہ ہو کے رہی
- ثبوت تبرکات
- اصلی اور نقلی پیر میں فرق

ناشر

سیرانی کتب خانہ

محکم الدین سیرانی روڈ ماڈل ٹاؤن "بی" نزد سیرانی مسجد بہاولپور